

کلام الملوك

شاہنشاہ حقیقی کے فضل و کرم سے ان ایام نصارت انصاف کے  
میں انتخاب جواب کلیات غزلیات افق طین اشہد اکبر

# منتخب کلمات طیف



من تصانیف شریف سلالہ دودمان خلاصہ خاندان چراغ دودہ صاحبقرانی زریں سر  
گوکانی خسرو ایم سخنی الی الجود و العظمت حضرت ابو ظفر محمد سراج الدین شہنشاہ دہلی علیہ الرحمۃ

مطبع قشعی نوکاشہ کانی پورین و بھکوا بال بحیث نے چھاپا اور شایع کیا



اولین اردو

شاعر نامی بذلہ سنج

س عہد نواب سعادت علی خان میں

حرب حاضر ہو اب تھے۔

کلیات شناخ عمدہ کلیات حسین نادر رساں شامل  
ہیں۔ ۱۔ شاہد عشرت۔ ۲۔ سخن شعرا۔ ۳۔ اشعار شناخ۔ ۴۔  
مرغوب دل۔ ۵۔ دفتر بيمثال۔ ۶۔ گنج تواریخ۔ ۷۔  
چشمہ فیض۔ ۸۔ قد پارسی۔ ۹۔ زبان ریختہ۔ ۱۰۔  
قطرہ منتخب از جلوہ گری طبع وقاد مولوی عبد الغفور خان بہادر

شاہد عشرت

سخن شعرا

اشعار شناخ

مرغوب دل

دفتر بيمثال

گنج تواریخ

زبان ریختہ

قطرہ منتخب

کلیات سودا۔ قصائد و مثنویات و دواوین و رباعیات  
از کلام تاج الشعر امیر زار فیع السودا۔

کلیات نظیر۔ اکبر آبادی۔

کلیات تراپ۔ مجموعہ حسین چند کتاب ہیں۔ ۱۔ دیوان  
۲۔ مثنوی عاشق صنم۔ ۳۔ کھڑکیاں۔ ۴۔ شجرہ قادریہ  
کلیات صنعت۔ کلام شاعر مستند میان کریم الدین  
صنعت۔

کلیات ناسخ۔ دو دیوان صفحہ اور حاشیہ پر نتیجہ بندی و سر

بہت مطلوب ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے  
بے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب  
دواوین اردو و کتب قصہ جات نثر و چند کتب فسانہ نظم و رجز کو  
ی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

شیخ امام بخش شاعر مستند لکھنوی۔

کلیات آتش۔ طبع از سخنور نامی خواجہ حیدر علی آتش  
لکھنوی حاضر ناسخ۔

کلیات نظام۔ کلام سخنور خوش فکر نواب محمد رفیع خان بہادر  
کلیات تسلیم۔ جسکا نام تاریخی نظم ارچند ہو نتیجہ خوش فکری  
زبان آور بلند خیال منشی میراٹھ تسلیم شاگرد حضرت شیخ و ہلوی  
کلیات میر تقی۔ استاد مستند مسلم البتوت کا کلام بعد نظر  
ثانی مکرر چھپا۔

کلیات ظفر۔ کلام الملک ملک کلام چار جلد میں۔

کلیات مومن۔ جدید الطبع۔

بہارستان سخن۔ اسپین تین استادوں کا کلام ہی طرح  
وہمقافیہ غزلین۔ اشعج امام بخش ناسخ۔ ۲۔ خواجہ  
حیدر علی آتش۔ ۳۔ مہدی حسین خان۔ آباد بڑے معرکہ  
کا مجموعہ ہے ہر ایک استاد نے زور طبع دکھایا ہے بہر گز  
ترجیح بلا مرجع کننا زیبا ہے۔

دیوان گویا۔ از طبع زاد رسالدار فقیر محمد خان  
گویا شاگرد خواجہ وزیر تخلص وزیر استاد  
نازک خیالی۔

دیوان امیر۔ خرد و طبع از سید امیر الدین امیر۔  
دیوان رند۔ مسیحی بہ کلدستہ عشق کلام نواب  
سید محمد خان رند شاگرد خواجہ حیدر علی آتش۔  
دیوان فدا۔ از موج فیزی طبع وقاد مولوی فدا  
حسین وکیل عدالت دیوانی۔

دیوان غافل۔ کلام سخنور ہمایہ آتش و ناسخ  
سورخان غافل۔

دیوان ذوق۔ از نتیجہ و سر سخن گویا خیالی



صفت مکر و مکافات خلائق و زین  
بیتون مع بینان و بینان

کتاب

مطالع میسی نوک استوار و مکافات  
مطالع میسی نوک استوار و مکافات



[illegible]

2807



بسم الله الرحمن الرحيم

روایت الف جلد اول

اسجا پہ بیریان ہو دھن مال و فیل کا  
آتش میں وہ ہوا چین آرا غلیل کا  
شکر تباہ کعبہ پہ اصحاب فیل کا  
مکی جسکی ساق پاؤں نہار و نیل کا  
چلتا ہریان عمل کوئی جبرئیل کا  
مقدور پرزدن نہوا جبرئیل کا

مقدمہ در کسکو محمد خدای جلیل کا  
پانی میں اوس نے گراہیری کی کہ ہم کی  
اوسکی مدد سے فوج جابابیل نے کیا  
پیا کیا وہ اوسے بستر عوج بن غنیمت  
پھر تاج اوسکا حکم سے گردون یہ راتیں  
بلوایا ایندو دست کو اوسے وہاں جان

کیا پادے کہنے ذات کو اوسکی کوئی ظرف  
وان عقل کا نہ دخل نہ ہرگز دلیل کا

خاک رها و سکنی بنو کا و ذوالا و  
که کبھی صید فگن مہر شکار آویگا

شده ای دل که مرغ پاش و یار او  
ایلی صید که عشق من هم صید

کمان و بزم کون سے اکو شجاع  
کراچیک آدم بیکل زمین بوجہ اپنے  
زمین لڑنے کو میر کا دین ایک  
کراچی کے آوے ہوئے طالب علم کے  
جیسا کہ شہید کی یاد میں رہا وقت  
میری ہوا کا شعلہ شہید کی یاد میں  
طہر کر رہا ہے اس کی یاد میں  
اور یہ ہے یہ عالم











کلیں دیکھو کہ کون سا دل ہے سب سے زیادہ  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے

اب جو سب سے زیادہ  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے

دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے

دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے  
 دل کو دل سے جدا کر دے اور دل سے جدا کر دے

دور و سرزمین جو تباہ ہے ہو لیسب اعدا	اور دل آس کو عاشق زشتایا
دریے قتل نہیں میرے وہ قاتل دل	بیخ ابرو کو جو کھینچا تو ڈرایا ہوگا
بنیلا تو نہیں ہونے ہیں طغروہ برہم زلف کو ہاتھ کہن تو نے لگایا ہوگا	
زلف میں بل اور کاکل پر جم پیچ کا اوپر چڑھا	وہ ہوتی سرکش یہ ہوتی پر جم پیچ کا اوپر چڑھا
دیکھو پیچ و تاب الم ہے دو دجلہ پیچہ دم سے	دیکھو تو کیسا عشق میں جم پیچ کا اوپر چڑھا
پیچ سے وہ کرتا یاری باتیں اس کی پیچ کی سا	کلیں اس کی پیچ سے کیا ہم پیچ کا اوپر چڑھا
دل تو کندہ نم میں بھینسا ہے جان اسیر دام بیا	عشق کے ہاتھوں ناک میں جم پیچ کا اوپر چڑھا
یار و حبیب اک پیچ بیکر باندھا پیچ سے کو ہر	ہو گیا اپنا اور ہی عالم پیچ کا اوپر چڑھا
دونوں طرف کو تار نظر کے کھینچے میں دل و نظر	خوب پیچگو نہیں یہ باہم پیچ کا اوپر چڑھا
سوت ڈاکر کھوکھو کا خم تو بھول گیا دہشتی او	یوں بڑا دوست رستم پیچ کا اوپر چڑھا
زلف نہ کھل کر پیچ یہ مار پیچ میں لائی دیکو ہمارا	جوئی کھلی تو اور بھی دسم پیچ کا اوپر چڑھا
جگر نت پیچ او سے میرے گوندھ دے باندھا جو کا	دل نہ جانا آج سلم پیچ کے اوپر پیچ پڑا
عشق طغروہ گورکھ دھندا اس کے کھو پیچ کوئی گیا ایک کھلا تو دوسرا محکم پیچ کے اوپر پیچ پڑا	
اشک کا قطرہ فقط کیا صاف گوہر سانبا	بلکہ تخت دل یہ ہے یا قوت احمر سانبا
صبرم گلشن میں آیا می کشی کو کیا دگر	ہر گل لالہ جو ہے یک دست ساغر سانبا











ایں عالم میں ہر ایک کو اپنے لیے کچھ کرنا پڑے گا۔ اگر وہ اپنے لیے کچھ نہ کرے گا تو دوسروں کے لیے کرے گا۔ یہی سچ ہے۔

جو ہوا دنیا میں پیدا ہو کر پیدا ہوا	گر یہ ہنگام ولادت کیوں ہر طفل کو
دیکھو چھر پر گرا چھر شہر پیدا ہوا	بے شمارت کوئی ہوتا ہے ہم دنگل
ہمسر خورشید تابان ہر کہنو پیدا ہوا	عکس رو آتشیں ساقی کا دریا میں

حق میں پردانوں کے تھا اک نیزہ بزور شہید حشر
شع کے سر پر جو شعلہ اے ظفر پیدا ہوا

جس کو خون شب تار نے سوڑ ندیا	رات بھر مجھ کو غم یار نے سوڑ ندیا
جین سے یاد قد یار نے سوڑ ندیا	شع کی طرح مجھے رات کی سولی پر
کسی ہمسایے کو بیمار نے سوڑ ندیا	یہ کراہتا بیمار الم درد کے ساتھ
مجھے پل بھر بھی دل زار نے سوڑ ندیا	ای دل آزار تو سویا کیا آرام سہرا
میری زنجیر کی جھنکار نے سوڑ ندیا	میں وہ مجنون ہوں کہ زمر میں نگہبان کو
آرزو کے خلش خار نے سوڑ ندیا	سوؤں میں کیا کہ مری بانو کو بھی زمر

یاس و غم رنج و لقب میر ہوئے دشمن جان
اے ظفر شب انھیں دو چار نے سوڑ ندیا

مجھ تو ہوش دی اتنا ہونہیں تھپہ لونا	نہ دردیشو کا فرقہ جاہل نہ تاج شایا
ہمارے دل پہ نقش کا لہجہ ہی تیرا فرمانا	کتابوں میں ہر کیا ہے سب لکھ لکھ کر
دی جا ساقی بجان شکن بھر بھر کے چمانا	غنیمت جان دم گزری کیفیت گلشن

یہ سب کچھ ہے جو زندگی میں ہوتا ہے۔ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ کرنا پڑے گا۔ اگر وہ اپنے لیے کچھ نہ کرے گا تو دوسروں کے لیے کرے گا۔ یہی سچ ہے۔

ایں عالم میں ہر ایک کو اپنے لیے کچھ کرنا پڑے گا۔ اگر وہ اپنے لیے کچھ نہ کرے گا تو دوسروں کے لیے کرے گا۔ یہی سچ ہے۔































میرا دل جو سر شعلہ نگاہ نے رات  
دل شکستہ کی تو میری کچھ دستی کر  
ہوئی نہ پانون ملک و سکر و سراف  
کیا تھا کشتہ کی چشم مست ذرا  
جو میرا تیر نہمت سیہ دکھاتا ہر  
نہ پہونچا کان راحت تمھاری کانوں

فلک پہ نالہ مرانا دک شہا پہ بنا  
خدا کا گھر سے بنانا بڑا ثواب بنا  
ہمارا دیدہ نہ کیوں خانہ رکاب بنا  
کہ میری خاک سہی ساغر شراب بنا  
تو خال تو کوئی کا جل کا اک شتاب بنا  
اگر چہ اشک مرا گوہر خوش آب بنا

مطفہ جو بکھتا ہوا حوال دل کیم اپنا  
تو ایک رقعہ سے کیا ہو دیکھا کتاب بنا

مارا عاشق کو تو کیا کام تمھارا نکلا  
روشن نکت گل سیر کو گھر سے باہر  
سارے منہ تکی لگے گھر میں تمھارے دامن  
دکھو ہم جانتے تھے ہو گا تمھارا نہ مطمع  
صدق سوخی کہ دل لیکر مارا لوجہ میں  
نہیں ہر شب کو کان آہ کہ زلف کی دستار

بجھتے پایا نہ ذرا طرز محبت میں اوست  
یہ خیال اسے مطفہ اب خام تمھارا نکلا

قارون اوٹھا کہ سر پہ شاگنچ لیچلا  
دنیا سے کیا بخیل بکھر رنج لیچلا

میرا دل جو سر شعلہ نگاہ نے رات  
دل شکستہ کی تو میری کچھ دستی کر  
ہوئی نہ پانون ملک و سکر و سراف  
کیا تھا کشتہ کی چشم مست ذرا  
جو میرا تیر نہمت سیہ دکھاتا ہر  
نہ پہونچا کان راحت تمھاری کانوں

میرا دل جو سر شعلہ نگاہ نے رات  
دل شکستہ کی تو میری کچھ دستی کر  
ہوئی نہ پانون ملک و سکر و سراف  
کیا تھا کشتہ کی چشم مست ذرا  
جو میرا تیر نہمت سیہ دکھاتا ہر  
نہ پہونچا کان راحت تمھاری کانوں



















آتش دل کو بچ نہ دوا غم کتنا جہنم سو

دیکھئے پھر کتنا مشا اگر اکاسمین کا اک

کوئی غزل پرانی جو ناز ان کے تیر ہی غزلوں کو ہو

شہر شاوی او سو کو طلق اکاسمین کا اک اکاسمین کا

ردیف الف جلد دوم

شایا اثر نہ لایا از شد کہ اندر تباری	پہچانا ادا سے تو نے جسے کیجئے
بہشت باون میں دیکھو اور سو شہر باکو	جب سو کرنا بھی ان کو تمہا ہو شہر باکو
اندر دل آتش ز شامہ تیر	گروں بہر اور زمین بر گل لالا
منہ سار جو ہے طرح مرگ و تیر ہی لب	کیونکر یہ بکے گا کہ دوسے کو اس کا لالا
اندر ہی تری جیش فرگات بیت کیش	لایا ان میں کی تو نے دو عالم تو دیا
تیر سے رخ روشن کو بقصور دہشتہ	سچہ کلمہ نامہ یک من عاشق کا اول
جایا کل جان مرثیہ ہو گیا کماندار	تیرا پنا اگر تو نہ مر تو دل سے نہ لالا
ہر خار بیابان ہر موتی سو بر رستا	جسے چوٹ کو نہ دتا ہر مرگ توں کا لالا

باز در محبت میں نہ دل پہنچ تو پنا

کب جاتا سے ہاتھ او سو ترش پہنچ والا

ہزار طرح سے کھولا وہ دل ربا تہ کھلا	میں نہ کھلا کچھ او سو مرعا کھلا
لب جراحت دل تیر عیسا سے تامل	اگر کھلا ہو تو ہرگز کب نہ عدا کھلا
میں میں جا اگر حقہ نہ غم کو کھولی	پراپنا عشقہ دل بخشو نہ صبا کھلا











اور اگر اس سے کم نشتر سے مارا  
 پتھر بجاو تری سبے خبری سے مارا  
 دل پہ لگا مرے اور یہ شکست ہی مارا  
 شوق بردار تو ذیل پر ہی مارا  
 قہقہہ طرز کمال کبک درمی سے مارا  
 او شکر لب ہمیں اس شکاری فر مارا  
 انگوڑا آہ تری بی اثری فر مارا

پہلے تو بکتر می عشوہ گرمی فر مارا  
 مر یا بیت نمونی بجاو خبر مای ستم  
 پتھر کر ستم جو دکھایا جسے اپنا چوڑا  
 تو بکتر کا کچھ کچھ نقش میں منیا  
 ہسری کی تری رفتار کو جب قندرو  
 لے تیر ز لب شیریں پہ ہر زہر قاتل  
 چیمہ بھی ہوتی اور تار تار تو مرزا ہمیر

کیا کہن ہو کیا بون کی آسانی میں  
 آشاں میں تو جسے ہو باندھا  
 جاسکے گلشن ملک رک نہ ہم دیوان  
 پتھر ہر نام کو تو ملے کل کر اختیار  
 بعد میں مدنی کر دو امید حال  
 کچھ تو ہو مراد میں تاثیر اسے میں ترا  
 منہ و بچہ نہ میں کر دیا مر کو بے ترا  
 پتھر تو میں ہی لگا کر جو دست و پا ترا

وہ فراسب اس میں جو خدائی میں  
 راہ گرد دل کو کہ درت جو صفائی میں  
 جسے اور منیا کیا پایا رہائی میں  
 جگہ کوئی چھوڑ دے گیا تو لڑائی میں  
 آواز عاقل کو کیا کیا اس جانی میں  
 و ترس ہو درہ کیا ہر درائی میں  
 تیرو سنگ دریا یا جہ سانی میں ترا  
 آج ہر سوخ تجھے با تھا پانی میں ترا







دل سے نکلام آئے ہوئے ہیں  
 ہوا گون و گون میں زخمی ہیں  
 ہر گون بہر عادت کشاں کشاں  
 ہر گون بہر عادت کشاں کشاں

کہورتوں سے اوس میں روگ کب کبھی ہو	مری وارہ سکی ظاہر میں ہی گریہ ہو
طیبہ وصل بن مکن نہیں آرام عاشق کو	مرض عشق کی صدمہ باد دانی گریہ ہو

نچوڑی اوس بت کا فری ہرگز دوستی میں	ظلم دشمن مری ساری خدائی گریہ میں
------------------------------------	----------------------------------

حرف اوس پہ آؤ جو ہو تحریر کا سا نچا	جھوٹا ہوتا ہرگز کبھی تحریر کا سا نچا
وہ صلتا ہر سدا اس کے جو یہ آہ کا مصرع	کیا دل جو تری عاشق دلیگر کا سا نچا
وہ تیا جو لب زخم جگر میرا گواہی	بے ہاتھ ہوا یار کی شمشیر کا سا نچا
وہ حال تجھو سا نچو میں ہوا عالم تصویر	ہے قدرت صانع تری تصویر کا سا نچا
کی آہ و فغان دل ذہبت عشق میں لکھ	وہ عوی نہوا ایک کی تائیر کا سا نچا
یہ شمع اسی سانچے میں دھلتی ہو	ہے سینہ مرا ناں شمشیر کا سا نچا

سانچا ہے ظہر پر مرا جگو یقین ہے	ہر قول تو واسطہ مرے پر کا سا نچا
---------------------------------	----------------------------------

جو دلو کا کل زلت و تانے بھٹایا	تو جان غمزہ ناز ادا نے بھٹایا
بہار دیکھ کے اپنی رانہاں تھا گل	لگا با الیسا طہانچہ صبا کے بھٹایا
کہا تھا بلوسون نے بھی عشق کا دعو	لگا دینے تری ظلم و جفا نے بھٹایا
لگایا دھڑکڑ کو اگر کہنیہ نے منہ	تو اسکو خوب ہی اس نے حیا نے بھٹایا
اوٹھا کرتی ہیں بہت پکھیاں بچ	مرض غم کو طیبہ دوا نے بھٹایا

جان میں منور ہیں  
 ہر گون بہر عادت کشاں کشاں  
 ہر گون بہر عادت کشاں کشاں  
 ہر گون بہر عادت کشاں کشاں



بہاؤ شاہ گویا کلم میں دریا  
بھری ہوں ہزاروں اگر تم میں دریا  
کہ ہر موج سے در تسم میں دریا  
کہ اس دشت جشت رہ گم میں دریا

کون کیا طبیعت کی اوسکی دانی  
بگھی آگ اوس کیوں دلی نہ پیر  
مگر دیکھا دریا پستہ نگوشت  
سرور پانوں کا آباؤں یہ ان دور

اوسکی یادوں کے جا کر میرا قہر دیدیا ہوتا  
لیکھتا تھا ترا کیا سرخرو میں بین ہو جاتا  
نہو تو تجھ سے تم سینہ سینہ ہوس کے مہیتر  
گوار شربت دیدار دنیا گرنہ تھا تجھ کو  
بھری میں جاب خط کے مارا کیوں مجھ کو  
لگاتا خضر کیوں آب بقا کو شہ اساقی

اگر تم نے اوسے سب کو قہا کر دینا ہوتا  
علم کرتیخ کو سو یا اوس قاتل کا ہاتھ دھوا  
رہا کچھ بن یہ عالم رات دلی بفرار کا  
جفا شطو رہا اوسکو دغا دشور ہوا

بہاؤ شاہ گویا کلم میں دریا  
بھری ہوں ہزاروں اگر تم میں دریا  
کہ ہر موج سے در تسم میں دریا  
کہ اس دشت جشت رہ گم میں دریا  
کون کیا طبیعت کی اوسکی دانی  
بگھی آگ اوس کیوں دلی نہ پیر  
مگر دیکھا دریا پستہ نگوشت  
سرور پانوں کا آباؤں یہ ان دور  
اوسکی یادوں کے جا کر میرا قہر دیدیا ہوتا  
لیکھتا تھا ترا کیا سرخرو میں بین ہو جاتا  
نہو تو تجھ سے تم سینہ سینہ ہوس کے مہیتر  
گوار شربت دیدار دنیا گرنہ تھا تجھ کو  
بھری میں جاب خط کے مارا کیوں مجھ کو  
لگاتا خضر کیوں آب بقا کو شہ اساقی  
اگر تم نے اوسے سب کو قہا کر دینا ہوتا  
علم کرتیخ کو سو یا اوس قاتل کا ہاتھ دھوا  
رہا کچھ بن یہ عالم رات دلی بفرار کا  
جفا شطو رہا اوسکو دغا دشور ہوا







بہارِ حیات میں بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر

بہارِ حیات میں بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر

رفع بے بادہ نہ مستون کی گری عابر	کب بچتا ہویہ شہاب گنگا آگ کا
سے خدا جانے یہ میری آہ سوزان کیل	آسان یہ ایک لگتی ہو اڑنگا آگ کا

ارتی سے بہرہ دت کر جو درخشاں فوج رنگ	
رنگ سے بھیاں پاس سے تلنگا آگ کا	

عارض کا صاف رنگ ہو گل میں آگیا	رلفون کا سج و خم تر سنبھل میں آگیا
کس چشم پر چہرہ کا ساقی پڑا تھا عکس	جس سے کہ یہ نشان قلعہ تل میں آگیا
کب تک گردن میں صبر کہ در و قراں سے	بہر فوج میرے صبر تل میں آگیا
کیا شعلہ و شرار میں کیا تہر و ماتہ میں	جلو و تراتو ہو کہو نظر کل میں آگیا
دیکھا مجھ یہ توڑ اور اٹھکونین میری دم	آہر گویا تیرے تنہا قل میں آگیا
کا کل میں تنگ آیا تو زلفون میں آیا	زلفون میں تنگ آیا تو کا کل میں آگیا

جلدی سے قاصد و نکی ہوا کچھ نہا در خلف	
وان سے جواب خط کا تامل میں آگیا	

شمع کا دافع جگر ہے نرم میں کیا گل نما	بالر اسکا دود و دل بھی مسہر بل نما
دیکھ پھر آخر خزان کی کوئی دن ہو یہ بیا	اس میں میں آشیان اپنا اپی بل نما
ملکیا دریا میں جب تپڑہ تو دریا ہو گیا	خروج و کل میں ہوا گم خبرہ کو گل نما
میں نہ ہو کش ہون کہ میری خاک کو پتی مر	یاسکو سے بنایا کوئی جام تل نما
دل کا زنجیر ملا کر چھوٹا مشکل ہوا	جب وہ شہاست زدہ دانی کا گل نما

بہارِ حیات میں بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر

بہارِ حیات میں بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر  
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر



Handwritten text in Urdu script, likely a continuation from the previous page, written diagonally across the top of the page.

ماٹک کی کی لیکھت ہر رات سویرا دیکھا دور سا غریب میں گزری ہیں جن جو اہل حق چشم کی اندری تیرے شونی دل کو چٹا مری ناخن کو خراشوں تمام خط مراد کچھ لیا ایک فدا بستہ تو کیا حلقہ لنت کو تم بچ نہ سکے حضرت دل ہم سے غریب زہد نہ تھری نہ ٹھکانا کہیں خاک مجھوں نے کیا وادی وحشت میں مقام	کو جہ زلف میں دیکھو بھی اندر پیرا دیکھا ساتھ اودھ کو جو منہ صبر کو تیرا دیکھا کہ دیل الیسا نہ کوئی بھی پھیرا دیکھا ہتر این ست خون نہ چتر اودھ دیکھا عرف مطلب کوئی غریب سے میرا دیکھا اس بلاؤ محققین کس طرح گھیرا دیکھا لے تے سب جانور دن کو بھی لیرا دیکھا کہ باگوے کو سو کوئی نہ ڈیرا دیکھا
--	---

ہم نہ کہتے تھے ظفر ج نہ دل اوس کے ہاتھ نا پسند اوس نے کیا لیتے تھے پیرا دیکھا
--

اویں تیرے پیار کو کہ زمین کو لی بھر گیا نقیرا دیار ہو جاؤ گا میں تیری محبت میں پر کچھ پر جو ہری کی مول لیتو کاسین موتی لب لبکوں کو تیری لیکھا بوسہ کر لب ساغر ہلاؤ دنگا جہاں کو دیکھنا زری زمین میں بھی جو تو بڑی شیشہ دم تختہ مار کر تھیر	دہن کو بوسہ بھی لب کو لب دھڑ لیلو گا زمین تکیہ کے خاطر پاس سے گھر کو لیلو گا ڈرو دہان سے میں تیری مقابل کر کو لیلو گا تو میں اس بادہ کش بوسہ تری ساغر کو لیلو گا ذرا جو کر دھ جو ہا تھو نہ دل مضطر کو لیلو گا تو بڑی زمین کسین اوس اس بھر کو لیلو گا
---	---

کر دنگا کچھ میں جا کر ظفر کیا گرنے گا ڈھب تو بوسہ اوس بت کافر کے شک کو لیلو گا
---

Handwritten text in Urdu script, continuing the poem or narrative, written diagonally across the bottom of the page.











منت کش مریم چون مجروح ازل کے گرمی سے مر خون جراحت کے عجب کیا وہ زخمی شہید حوادث ہو کہ جسکو زخم دل عاشق کی نہ سوزش میں کی پروردگار کو تڑپیں سے غرض کیا سر زخم	دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا اے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا یکساں تو گزی کہہ دیکھو کا پیا پیا
--	---

پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طفر اوپر  
سے مر سیم غمخواری احباب کا پیا پیا

تو ز جو کل کسیرت غیرت گلشن دیکھا مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا تو ہو چسبہ کرا و دست خون دست انداز جتنا تو ہوسر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا گردش چشم تری وہ ہو کہ جسے اے سونخ کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم	کبھی اُس نے میں اپنا نہیں جوئی دیکھا سارابش میں چھپا اک نہ روشن دیکھا ہمنے ثابت نہ کبھی حسیب دامن دیکھا کشش دز کا اثر اوجت پرفں دیکھا سنگ ستر کو کیا سنگ فلاحن دیکھا کبھی ایسا نہ برستے ہو و سادون دیکھا اے صبا تربت مجنوں نہ نہ روشن دیکھا تغریہ سگان میں بھی ایسا نہ شیون دیکھا
--	--

راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل  
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا

دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا  
ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا  
اے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا  
بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا  
یکساں تو گزی کہہ دیکھو کا پیا پیا  
پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طفر اوپر  
سے مر سیم غمخواری احباب کا پیا پیا  
تو ز جو کل کسیرت غیرت گلشن دیکھا  
مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا  
تو ہو چسبہ کرا و دست خون دست انداز  
جتنا تو ہوسر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا  
گردش چشم تری وہ ہو کہ جسے اے سونخ  
کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر  
ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ  
خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم  
راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل  
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا  
دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا  
ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا  
اے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا  
بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا  
یکساں تو گزی کہہ دیکھو کا پیا پیا  
پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طفر اوپر  
سے مر سیم غمخواری احباب کا پیا پیا  
تو ز جو کل کسیرت غیرت گلشن دیکھا  
مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا  
تو ہو چسبہ کرا و دست خون دست انداز  
جتنا تو ہوسر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا  
گردش چشم تری وہ ہو کہ جسے اے سونخ  
کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر  
ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ  
خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم  
راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل  
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا



کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں  
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی  
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے  
 وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے

خبر نہیں کہ کما اوس کے تو نے کیا نہ کما مگر کبھی نہ کما تو نے مرجانہ کما بلا سے گرنے کما میں مدعا نہ کما وگرنہ کہنے سے کچھ فائدہ کما نہ کما	کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے
--	--

ہم اوس کی بات سے قائل ہیں اے ظفر جو بھلا کیا ہے سہ سے اوس کے پُرانہ کما	کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے
--	--

کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشیدا نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ ستر تر اجور انہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا پھندا نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا	عالم تر چپ رہنے کا عقد نہیں کھاتا جب تک ہودوم ستر رخ زرد نہ غما اوس مست و ناز کی اسیر تک نہیں کھاتا نہیں احوال پریشانی دلا بند لکھنوی جاتی ہنشتاق کی ہے جو اسکو پڑھا زمین دہ جہانک نہ آئیں کس کام کے پھر نائن مدیر ہمار کیا منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
---	--

یاں آذ گمان سہ من گمان جانیکے یاں سے حیران من مٹھ سے یہ سقا نہیں کھاتا	کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشیدا نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ ستر تر اجور انہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا پھندا نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
---	---

پاس غرض سے تر و کان کا گوہر چکا دن دیلو زخو شہید من اختر چکا	کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشیدا نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ ستر تر اجور انہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا پھندا نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
---	---

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں  
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی  
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے  
 وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں  
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی  
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے  
 وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے















(۱۰)  
 گر زنجیر سگانه از زنجیر نگاه  
 و کجایه نیز خورده شکار او شکو  
 رکھ ما تھدی نہ جاوے سے ستر  
 سانی بلا کہ باطل ہے یہ طرح  
 بھڑے ہی طرح یہ باور ادھکے  
 آگے تو تعلیم کسی نہ کر سن گیا  
 شعلہ کو اک بات تو میری بہن  
 تیری باتوں کی کاجہ ملک گیا  
 اس پرانی شعلہ بھی ان  
 ستر جاوے ہی سے ستر

[illegible]







[illegible]

دست پامین جو لگا تو ہوں اپنی منہری	کیا نہیں جو کسی عاشق کا نگار املتا
ہو تو پیدائش میں ہاں مار سکا سنبھل	ہو جان خاک میں دس لکھ کا مار املتا
دست دیا مارے میں گرمہ طغریں لیکن	نہیں دریا محبت کا کنار املتا
ہو گا کیا دشمن اگر سارے جان ہو جائیگا	جب کہ وہ بڑے ہر پیر مر جان ہو جائیگا
گر ہوا اس آہ سوزان کوئی شعلہ بلند	دیکھ لیتا خاک جل کر آسمان ہو جائیگا
اے پیر واپنی صورت تو دکھائیگا جس	صاف وہ حیرت زدہ آئینہ سان ہو جائیگا
وہ جو دل میں لگ ہی آئے کچھ نہ کی نہیں	چشم تر سے گرمہ اک دریا روان ہو جائیگا
دیکھنا او پس نیکو لکڑی کو کیونکر جاننا	لکڑی تو نیکو دل مرشل کمان ہو جائیگا
اے خون تیری نسبت نام میرا آخرش	دشت میں ہر خار کے درد زبان ہو جائیگا
باز آس و نشتانی سے کہیں چشم نہ	دیکھ میرا ز دل سب پر عیان ہو جائیگا
اے تامل کش کی تو نے اگر آذین پر	کام اتیر تیری عاشق کا بیان ہو جائیگا

کرتے ہیں دعویٰ محبت کا جو اس سفاک کی  
انے خلف را کہ روز اونکا امتحان ہو جائیگا

<p> ہمارا ادھکا ہو جس دم مقابلہ پڑتا  فراق یار میں ہو دیگی زندگی کیونکر  یہ سوز دل سے مرا شک گرم ہے کہ جہاں  نساتے نالہ پُر دروہم اگر اپنا </p>	<p> نہیں کلام کا غیر و نکاح و صلا پڑتا  کہ پیچھے جان کے یہ غم تو ہو بلا پڑتا  بدن پہ گرتا ہے وہاں ایک ابلتہ پڑتا  تو بابا ابھی صیا و بلبلا پڑتا </p>
---	--

[illegible]



تو بھی سودا نہوا کر زلف پریشان منگا	تیرے اک تار کی قیمت میں دون چمن و تما
کیا ہوا اگرچہ بکا لعل برنشان منگا	روبرو اوس لب پان خوردہ کچھ مال سنن
نہ کہوں میں کہ کیا تو ذریعہ پیکان منگا	جان تک بھی تو اگر دیکر اوسے ڈا پرل
سین مندی سے سوانحون شہیدان منگا	کو تامل سے کر کے ہاتھ لہو سے رنگین
ایک کوڑی یہ بھی ہوا اب رطلطان منگا	کر دیا آنسوؤں ذمیرے ہیانتک در آب

گر ظفر ایک نگہ پر تیرا ہو جاوے غلام  
چھوڑ پوست کہ نہیں چمکے یہ انسان منگا

نظرون میں ہوا بطل گراں بھول سے ملکا	ساتی ہو نشہ آنکھوں میں مہول سے ہلکا
گربات کو اپنے نہ کرے طول سے ہلکا	ہر بات میں تو ایک بھی ہوا لاکھ سے بھاری
ہو گا نہ گدھایہ کبھی اس جھول سے ہلکا	ہے جاتہ کلفت کا پسندیدہ حق
اب کوئی نہیں اس سے پرسنول سے ہلکا	اچھا کیا تیرے ذمے تن سے اتارا
یہ بوجھ و دنیا کے ہو مشغول سے ہلکا	خیر تارک دنیا ہو جس سے سبکدوش
خط ڈاک میں اندیشہ محمول سے ہلکا	صرف نہیں کاغذ کا گر بھیتے ہیں وہ

وہ تیا میں طمع جو ہے گرا تبار جہالت  
کب ہوتا ہے وہ مردم معقول سے ہلکا

بلا سے کچھ بھی ہوتا لیکن اوپر بات پرجا	نہ تھا وہ آؤ تو کچھ بھی قابورات پرجا
جہان میں تسک یہ دیکھ کر برسات پرجا	اگر ہم رو کر یازو نہ اپنی اشکباری کو

سودا نہوا کر زلف پریشان منگا  
کیا ہوا اگرچہ بکا لعل برنشان منگا  
نہ کہوں میں کہ کیا تو ذریعہ پیکان منگا  
سین مندی سے سوانحون شہیدان منگا  
ایک کوڑی یہ بھی ہوا اب رطلطان منگا  
تو بھی سودا نہوا کر زلف پریشان منگا  
کیا ہوا اگرچہ بکا لعل برنشان منگا  
نہ کہوں میں کہ کیا تو ذریعہ پیکان منگا  
سین مندی سے سوانحون شہیدان منگا  
ایک کوڑی یہ بھی ہوا اب رطلطان منگا  
تیرے اک تار کی قیمت میں دون چمن و تما  
روبرو اوس لب پان خوردہ کچھ مال سنن  
جان تک بھی تو اگر دیکر اوسے ڈا پرل  
کو تامل سے کر کے ہاتھ لہو سے رنگین  
کر دیا آنسوؤں ذمیرے ہیانتک در آب  
گر ظفر ایک نگہ پر تیرا ہو جاوے غلام  
چھوڑ پوست کہ نہیں چمکے یہ انسان منگا  
نظرون میں ہوا بطل گراں بھول سے ملکا  
گربات کو اپنے نہ کرے طول سے ہلکا  
ہو گا نہ گدھایہ کبھی اس جھول سے ہلکا  
اب کوئی نہیں اس سے پرسنول سے ہلکا  
یہ بوجھ و دنیا کے ہو مشغول سے ہلکا  
خط ڈاک میں اندیشہ محمول سے ہلکا  
وہ تیا میں طمع جو ہے گرا تبار جہالت  
کب ہوتا ہے وہ مردم معقول سے ہلکا  
بلا سے کچھ بھی ہوتا لیکن اوپر بات پرجا  
جہان میں تسک یہ دیکھ کر برسات پرجا  
نہ تھا وہ آؤ تو کچھ بھی قابورات پرجا  
اگر ہم رو کر یازو نہ اپنی اشکباری کو



دل میں اداسی کی مثال گلشن کا شبنم ہونا  
 سینہ پر دھن کی پھولیں ہونے کی مانند  
 دوستی کی لذت کی پیمائش گلشن بن گیا  
 اپنا بیگانہ ہوا اور دوست بن گیا  
 اپنی دنیاوی پیکیا کی ناز نگاہ سے  
 اس صفت کی دیکھا صورت بن گیا  
 تو نہایت بھلا بھلا صورت بن گیا  
 ہم کو لگے کہ یہ بھلا بھلا صورت بن گیا  
 ہمارے دل کی دنیا کی پیکیا بن گیا

جانب کا دل کو غم سے نہیں اور غم مجھے	عارت بیا کر خیر و مال ہو گیا
زنگ شفق نہیں جو کئی مگر فلک	گرم غضب ہوا جو متھ لال ہو گیا
عاشق ہوا جو یار کے طرز حرام پر	آخر کو رفتہ رفتہ وہ پا مال ہو گیا

دقت نثار و روی مصفا پر یار کے	عکس اپنی مردان کا طمع حال ہو گیا
-------------------------------	----------------------------------

کدورت دل میں ہے ظاہر ہفتائی گر ہوئی تو	ملا پاؤں ہو اتو کیا جدائی گر ہوئی تو کیا
ارحمت آشنا و پھر وہی نا آشنا ہوئے	کیسی متو دو دن آشنائی گر ہوئی تو کیا
نمایا جو عین جنو اینھن سجدہ او کیو ہو	تو کس سنگ پر چہ سب سائی گر ہوئی تو کیا
جوانی کی قوت کوئی رک سکتی جو پتی	کسی تیر پر حاجت بردائی گر ہوئی تو کیا
لڑاؤ جاتو ہیں وہ آنکھ دیکھو بے عمر و شو	مری اس بات پر ادنیٰ لڑائی گر ہوئی تو کیا
نہیں پرواز کی عیاد بال و پر کی طاقت	نفس سے ہم اسیر ونگی رہائی گر ہوئی تو کیا
رہی چاہی جب گز نہ کچھ شکر و شہدائی	بھلائی گر ہوئی تو کیا برائی گر ہوئی تو کیا
پہنچ سکتی نہیں یاد اداس فوش کا	فلک تک آہ کو میری رسائی گر ہوئی تو کیا

نہ چھوڑی اداس بت کافر کی ہر گز دوستی نہیں	خلف دشمن مری ساری جدائی گر ہوئی تو کیا
---	--

جب آکے میری قتل کو قاتل لٹ گیا	بمضطر ہوئی یہ سب قضا و قاتل لٹ گیا
آٹا لٹو دیون فلک سہر و آٹہ گون	جیسے ہو جام نہ ہر مال اولٹ گیا

دل میں اداسی کی مثال گلشن کا شبنم ہونا  
 سینہ پر دھن کی پھولیں ہونے کی مانند  
 دوستی کی لذت کی پیمائش گلشن بن گیا  
 اپنا بیگانہ ہوا اور دوست بن گیا  
 اپنی دنیاوی پیکیا کی ناز نگاہ سے  
 اس صفت کی دیکھا صورت بن گیا  
 تو نہایت بھلا بھلا صورت بن گیا  
 ہم کو لگے کہ یہ بھلا بھلا صورت بن گیا  
 ہمارے دل کی دنیا کی پیکیا بن گیا  
 سرگنا تیر اسکے شہر میں مر چکا ہے  
 جہاں کوئی کوئی میری یاد سے  
 روکو ہم نے میری یاد سے تیرے  
 حلقہ گردا گردا تیرے چہ تیرا  
 نے تیرے نام پر مال اور نہ تیرے  
 دل خدا جادو تیرا چھری سے جو  
 دیں خدا جادو تیرے سر کی سر کی  
 پر کیا پانی مرے جادو میں بن گیا  
 پھر کیا پانی مرے جادو میں بن گیا  
 پھر کیا پانی مرے جادو میں بن گیا  
 پھر کیا پانی مرے جادو میں بن گیا

دل میں اداسی کی مثال گلشن کا شبنم ہونا  
 سینہ پر دھن کی پھولیں ہونے کی مانند  
 دوستی کی لذت کی پیمائش گلشن بن گیا  
 اپنا بیگانہ ہوا اور دوست بن گیا  
 اپنی دنیاوی پیکیا کی ناز نگاہ سے  
 اس صفت کی دیکھا صورت بن گیا  
 تو نہایت بھلا بھلا صورت بن گیا  
 ہم کو لگے کہ یہ بھلا بھلا صورت بن گیا  
 ہمارے دل کی دنیا کی پیکیا بن گیا











میں نے اپنے ہر ایک دوست کو یہ خط لکھا ہے کہ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔

میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔

میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔

میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔  
میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔ میں نے تم کو کتنا یاد کیا ہے۔

سایام یا رطقت پرواز تھی کے  
اسے عشرت تیرا نام طہر نیکے ہو گیا

یہ انیادو دل و جاگڑو زمین کے ان قاتلے پائسے زمین کے ایک گارہ گارہ زمین کے حالت کر کے زمین کے گماہو سو کہ میرے زمین کے اکھڑا ہوا نام پر زمین کے	کتاب ابرہہ نظر ہو زمین کے نہ کچھ ملندی کی ستمنا نہ کچھ دیتی کی نہ شعلہ برق سمجھا نظر او گھٹا کر نہ خندگ جانان کوئی کہہ کر دلیں اگر پتیا سکان گئی تباہ تو کچھ سمجھ میں نہ آتی فلک کی جانب ہر چشم مرم زمین کے
---	--

زمانہ بستی ملندی ایسی دکھانی ہو گئی  
عبار اپنا جوا طہر ہو زمین کے

خونک انکوں پہرون ترانہ روتا نہیں اس دیدہ گریان برابر شمع کی طرح سہل جل کے ہو اکثر روتا ہو کے پانی مری قریا تو تھہر روتا ورنہ ہو غیر بھی خط کو مری پڑھ کر روتا ایک ہنستا ہو طہر ایک ہو یان کر روتا بجلیان کے ہے شیشہ بھی مقرر روتا	تو مری لاش پہ قاتل نہیں دم بھر روتا یون تو یان رو نیکو ہر ابر بھی روتا لیکن او تم گارہ سے ہاتھ سے دسوز ترا رہی تاثیر نہیں آہ و فغان میں روتا تجھ کو آتی ہو ہنسی بھی نصیب تو کھا لکھا بزم عالم میں ہم شادی و غم میں روتا دیکھ کر آنکھ سے گر سا غری ہنستا ہے
---	--







جلا دیگا جانا کو دیکھ لیا یہ دل سوز  
خطر رسا کو تیری جو دیکھا اے گلستان  
ہوتی کچھ تو دل بس کی انہی صورتیں  
دل زخمی سے اسے ناول دل و زکوہ  
اگرچہ کھینچنا تھا انہی طرف دشوار پر کھینچنا

جلا دیگا جانا کو دیکھ لیا یہ دل سوز  
خطر رسا کو تیری جو دیکھا اے گلستان  
ہوتی کچھ تو دل بس کی انہی صورتیں  
دل زخمی سے اسے ناول دل و زکوہ  
اگرچہ کھینچنا تھا انہی طرف دشوار پر کھینچنا

لب نازک پہ نہیں رنگ مٹی کا وہ  
رخ خورشید پہ چہرہ بیار آن نقاب  
آپ گر یہ میں ہمار فلک تیلی خام  
سرمد آلودہ تراشک نے خطر جہر دل  
ہر مہمان پر وہ حکمت میں صاف آب نقاب  
لکھنا شکار کے شجون کا اشاہ میر

سرمہری کی تری دل پر ایسا کھنڈا  
پیش دل منو کم گرچہ مے سننے پر  
عمدہ کھانڈ سے یہ گرمی کی جہی چاہی  
پیکے کیونکہ نہ موار ہو اوار می کو



[illegible]



ملا یاد دل سے یاد دل نہ لگے کر دیکھ کر سا	پہل پہل سے پہل سے پہل سے چل کر گھبرا
ترے دامن سے چٹکے مرے بار سے تربت	نہ چھوڑا ہے دیکھ دامن چھوڑ کر گھبرا

آٹھ نے آستان چھوڑا نہ اسے پر دیشین تیرا  
رہا دور سے ترے دربان وہ کھڑا کر کے چٹا

نہ تحقیق ایک مرگ عاشق دیکھ کا دن تھا ہو آگے بڑھتے تھے تو یہ مینا در حجاب آسا	کوئی تبتا تا جموات کوئی پر کا دن تھا یہ روزا بر بھی ساتی عجب شہر کا دن تھا
بہت تھا نار ہکونج اپنی سخت جانی پر ہوا جس وز یہ منون تھا اس خم منقین پر	میان یہ امتحان برش شمشیر کا دن تھا وہی دن اس دل دیوانہ کی تیر کا دن تھا
نقطہ کیا زلفت تھی اسکی اندھیری تات تیرا پہونچا جا ہو تھا جلد کھو جان بلب تھا میں	رخ روشن بھی تو اوس عالم تصور کا دن تھا نہیں یہ آج اے عیسیٰ نفس تاخیر کا دن تھا

کہا جو چاہا اوسو اور کچھ منہ سے بولے تم  
رہو خاموش کیون اب اے شہر تیر کا دن تھا

وہ نہ ہر دم میں نہ ہر دم پرستی میں مرا دل گرفتہ ہی رنگ غنچہ رہا خوب ہے	بے نگاہ مست سانی کی دوستی میں مرا منسکے پایا گل نے کیا گلزار ہستی میں مرا
خاک اورانی تھی اورانی ہمنو شل کر دیا اے شکر اے تو فرگان کے مجروح کے بوجھ	نہ بلندی میں اور ایا کچھ نہ ہستی میں مرا کیا ہر زخم کاری تیغ و دوستی میں مرا
دیکھ کر کیا ابر باران سا قیاد دیکھ کر کے جا	اے کے پتھر کا ہر اس بلی پرستی میں مرا

نہ ہر دم میں نہ ہر دم پرستی میں مرا  
دل گرفتہ ہی رنگ غنچہ رہا خوب ہے  
خاک اورانی تھی اورانی ہمنو شل کر دیا  
اے شکر اے تو فرگان کے مجروح کے بوجھ  
دیکھ کر کیا ابر باران سا قیاد دیکھ کر کے جا

نہ ہر دم میں نہ ہر دم پرستی میں مرا  
دل گرفتہ ہی رنگ غنچہ رہا خوب ہے  
خاک اورانی تھی اورانی ہمنو شل کر دیا  
اے شکر اے تو فرگان کے مجروح کے بوجھ  
دیکھ کر کیا ابر باران سا قیاد دیکھ کر کے جا







اور وہاں بند اپنا آنا جانا ہو گیا  
کیونکہ اپنا ہی دل صد جاگ سنا ہو گیا  
اشک و سخت دل ہی ہمارے آنا ہو گیا  
سنگ اسودتیر اشک آستانا ہو گیا  
کیا کمون دشمن مرا سارا زانا ہو گیا

روایت بای موضوعه جل اول

مگر از خنزه نمایان شده دندان شب  
که شد از کاکهشان چاک گرمیان شب  
که نه سامان سحر و ماند و نه سامان شب  
صبح عشاق سپید بخت بر امان شب

کیا سمجھے کیا نباہ کیا خوب  
آن نہ قرآن پر وہ شب کو  
ہو غیر کے گھر میں روز جاتے

صد آفرین از تو واه کیا خوب  
 تا صبح و کھانی راه کیا خوب  
 یان آتے ہو گا گاہ کیا خوب

یادگار عشق من چون یارم  
یادگار جان من چون یارم

کلمه سی و پنجم در بیان کمال سبب







کیونکہ دل ہو کم دن اور سن شاہین دلا  
 جدی نہانت ہو یوں دوسرے گم جب سے  
 نظر عام نہان نہ کہین بندہ خاص  
 پر وہ غفالت کا پڑا دل یہ اسی کے در  
 کر گئی دگر تری چشم پر افسون کا فر

ہو گئی ہر مری فریاد طر سے غاب  
 لکھ کے آرام کا ایسا پتہ گھر سے غاب  
 ہو کہ حاضر ہیں اور ہر منہ ادھر غاب  
 وہ تو اک لحظہ نہیں چشم بستر سے غاب  
 طرفہ العین میں پہلو نظر سے غاب

گر ہو بہر سر نہ چشم ادسکی خاک نصیب  
 ز در سو ہوتا ہو کوئی وصل نہ سیکر نصیب  
 پھر پھر نصیب کو زرا پھر کو ہاتھ  
 ہو بہر حق بین تشنہ کا موڑ وہ آب زندگی  
 جام جم کی ادسکی نعرون میں کیفیت  
 آپ کو پہونچائیں تک اس میں ہونی ہو ہو  
 وہ رہا جب تک بہر صورت رہا حیرت دم  
 خاک ہو کر بھی گئی گردش نصیبوں کی آہ  
 جسکی آنکھوں کو نہ تیری خواہش دیدار  
 ست اوٹھا آسودگان خاک کو اور روز

سارے ہر چہمیں اپنی کیون نصیب  
 ہوں تو ہی طالع نہ جنتک اور در نصیب  
 ہو گا اس خار اشکافی کو پھر نصیب  
 باتھ سے تیری جو ہوا پتہ ہم خبر نصیب  
 ہو دچشم مست ساقی کو جسو نصیب  
 آج ہم بھی آزمائیں ادسکی دل نصیب  
 صورت آئینہ یان جسکو ہو چہر نصیب  
 خاک کو ابنی گداز میں ہوا جگر نصیب  
 ادسکو دیدار خدا ہو وہ ادسکی نصیب  
 اک ذرا راحت ہوئی ہو ایک نصیب

آتے آتے میرے در سے پھر جا وہ کیوں  
 اندیشہ گشتہ ہو جاتا میری گر نصیب

ساقی ہر کی ساقی ہر کی ساقی ہر کی  
 ساقی ہر کی ساقی ہر کی ساقی ہر کی  
 ساقی ہر کی ساقی ہر کی ساقی ہر کی  
 ساقی ہر کی ساقی ہر کی ساقی ہر کی

۱۳  
 ساقی ہر کی ساقی ہر کی ساقی ہر کی  
 ساقی ہر کی ساقی ہر کی ساقی ہر کی  
 ساقی ہر کی ساقی ہر کی ساقی ہر کی  
 ساقی ہر کی ساقی ہر کی ساقی ہر کی











دلی سزاوارت کی ہر بات پر  
دوسری سزاوارت کی ہر بات پر  
دوسری سزاوارت کی ہر بات پر  
دوسری سزاوارت کی ہر بات پر

آپ کی خاطر ہم کسے تعصب واضطرار گو نہ جاوے گی سواری آپ کی غیران گھر	دیکھ کر تیا ب ہووا اور گھر اٹنگے آپ گھوڑی کا غم کے ہیں سے مٹھے دوا اٹنگے آپ
دل اور بھر کر زلف میں کوئی سلجھتا ہے قطر اور ادبھیگا زیادہ جتنا سلجھا اٹنگے آپ	
بے چسب رخ ہوا اک بر گیرن آپ سے ہے تو خاک بھی کوئی تر عاشق خبات ہاتھ پہونچا بھی نہیں تا سر زلف میں نحت بر شتہ اگر ہو گئے سید اپنے دیر کی گھر سے نکلی میں جو تھے تو بیان عشق چکا ڈا اگر داغ الم کو اپنے کھینچیں ہم کلک تصور جو تیری تصویر گر محبت نہ دیا دل کی صفائی میں اثر	میر ہوا اور کسی کا تو نہیں ہے آپ در نہ کتا ڈا اگر زرش میں زمین آپ سے ہم گئے مٹھے دو کیوں جن پہن آپ سے تو چلا اٹنگے سید وہ میں آپ سے آپ تن سے جا بگی نکل جان میں آپ سے آپ ہو کر کشور دل ز برنگین آپ سے آپ بولے صورت گار میں دیکھے ہیں آپ سے آپ میر مرنے کا ادھین ہو گا تھیں آپ سے آپ
کیسی تدبیر ظفر جب وہ کسے اپنا کرم کام مگر دے ہو پنجائیں یونین آپ سے آپ	
کیا ہو مجھے شیر ہو وہ گرا آپ سے آپ اوس دل آزار کا کیا جانیا حونی مجھے ہے ابھی رات کمان جا رہی ہا تھا	شش دل اوس کھینچے گی ادھر ہے آپ دل ٹھکنا ہی مراد وہ دہر ہے آپ بول ادھتا ہی یونین مرغ تر آپ سے آپ

کمان کو دین سے ناپا پاں میں سے  
رہی ہو خانہ دل و شہرے دل و جان میں سے  
چلیاں زلف طعنے کا جو کس سے بیان میں سے  
چوبیسا زلف طعنے کا جو کس سے بیان میں سے



جو پہلو دھرت ہو گے لکھتے تو بہر دن تم دل میں سوچتے ہو

یہ کیا کہ غیر مگو خط : خط ہو ہمیشہ صاحب رقم جو ہا چھپ

نفس کی ہے جو کہ آمد و شد بخیر و کر سیر اسکی غافل

کہ دیکھو اے پورے ہی اے کیونکہ اگر وہ وجود و عدم چھینا:

تھوڑا سا دھڑکاں کہ ان لیٹرون کو یا دلپ چھپ ہے کس بلا کی

کے ہی جانے ہیں دین و ایمان کو بڑا مگر عینم جنب

وہ ہے نعیمِ ادنیٰ عاشقوں کے کہ بے تامل رہ دقائین

ادوڑادی سرایا دم میں سب کے لیے تیغ و دو دم چننا

طریق ہزارہ آفرین و تحسین کہ وہ کیا خوبیاں عنزل میں

لکھے ہیں اشعار عاشقانہ اور کھما کے تو نے قلمِ محبت

روایت بابی فارسی چهارم

جان تو ہین جب کے ہکلو تو خواہند زمین آب

حضرت دل دیکھو کیا شروع دیکھا ہو نہ

ہو د کس کس لطف و خیر تباری پکی

مطرب لکھو سر دھم تو کر نو دود شر دغ

موسم اوسر میں ان غافل و مہمان طریق

هم چنین زنده نگه داشتن زمین و آب

شستکاری محبت کو ہن کا زہر دیتا ہے

سخ جی فشر لیت ماه جون اگر نذر و نهین آب

مال و فراہد ملجا کینگے ساز و نہیں اپ

جادوگر بفرمان حیان قهر سلیمان و نمان

یا رومی با خنکابین طغری گشته بود و نیست

مین عجیب ضنون بنیمن (کجا نروین ایسا)



بجای خودی که در این عالم است و در این دنیا  
که در این دنیا است و در این دنیا است

نہ اگر خود کھائیگا صورت  
 جب کما میں زمین مو تو کما  
 کریم ہو سنت تھا خوب صورت  
 ہنس آئینہ عاشق حیران  
 آئینہ خانہ زمانہ میں  
 در بے قتل چرم و قاتل  
 اور بھی آتی ہو ہنسی و سلو

ویکھو ہوگی اپنی کیا صورت  
 مرنے والوں کی دیکھنا صورت  
 تیری ادس ہے بھی ہر سو صورت  
 چکے چکے ہر تک ہر صورت  
 سہو ہر اک دنیا آشنا صورت  
 ویکھو سب ہن آشنا صورت  
 مین چور و زکی لون بنا صورت

اسے ظفر مجھ کے جسم کے سوا  
نہ دکھاوے کوئی خدا صورت

مست سب جان گوشتانی مخمور کی پاست  
وار پر کھینچو ویا قتل کرد جیسے تم  
چارہ کر جان چکے ہو کہ شوگا جنگا  
تا توانی سحر و احوال ہوا ہے اب تو  
پایا پایا تر اچھا کہ چاندرا ز کلام  
سیمبر آتا نہیں برین غریب و بزر

سو جیتی یعنی شکر میں ہر نسبت دلو کی بات  
حق پرستو رہی پر پایا ہر منصف کی بات  
مجھ سے کیا پوچھو ہو زخم کرانگو کی بات  
کہ سنائی سنیں دیتی ترور بخور کی بات  
کہ پری کا ہر سخن ایسا ہر جو کی بات  
مجھ من مقدور نہیں یہ تو ہر تقدیر کی بات

و دلبت حسن کا ہر حبس و ظفر او سکو غرور  
خالی از غرہ مینین کچھ مت مغرور کی بات

[illegible]



خلق کے زمین اتر کیوں نہ کر تیرا سخن  
سچ ہے واللہ طف سے تری تاثیر کی رست

اروینت تابی فوقانی جلد دوم

خواہ ہو جو کی از خواہ ہو تواری رست نہ دیا سب نہ خالص تری تر گائی مجھے مارا شکہ کیا جو باز صاف مری آنکھوں سے یہ کمان خواب کہ در خواب میں دیکھو بجو گدڑی از طر سے غفلت میں جوانی تری	کے مشکل سے در ظاہر تری تری رست شتر خاری تری بستر میں جگہ تری رست ہر قرہ ایک تری تری رست شتر کا دن در سین فرقت تری رست نئی آنکھوں میں تری تری رست جسے تری میں تری تری رست
--	---

رہشنی ماہ کی ہو اگر دگر دکھانا سے  
ایک طرف تاب در اپنے وہ رخسار کی رست

بسنہ طبع جزو میری اک جہان کی رست نگی ہر کان ملاحات جو رست تری رست دکھانا رست مجھ اپنی توجہ دانی کے کسی لیلی محل شین نے مجھوں کے سخی نہ بات کوئی اوس کے تھے خبر دشام کے تو کیا کہی ماشت کہ بھول جاتا ہر	نہ بیاہ وہ بھی اوس نے کیا کیا کے ہر کیا وہ خدا جا لکھا کا غم نکالی اور کوئی سیر امتی فکر بات کہ راز کی نہ معلوم نہ کیا کیا بات میں اک آئی ہو اوس شوخ کیا گیا وہ دیکھتے ہیں تیری ادوا نکو بات
---	---

Handwritten marginal notes in Urdu script are present on the left and bottom edges of the page, providing commentary or additional text related to the main content.



















متن تو ایسے ہیں مرا حال تو کچھ کتنا ہوں  
 آگیا چشم و بیمار کا دم آنکھوں میں  
 ہوں وہ دیوانہ کہ مجھ میں بھی ادیکہ ہیں  
 اوسے کا لب شیریں کی جے جاٹ لگی  
 سیر و آفرین توں نہ شبستہ لایا  
 اُن کا یہ ہم مری جانب کو ہر چند فرج  
 تو نے پوچھا نہ کبھی کہوین ہر کس کند فرج  
 پوچھا تھیں سے تو نہ کر مرا فرزند فرج  
 اوس کا اعلیٰ شو کو شکر قند فرج  
 بلکہ رنجیدہ ہوا سنکے تری نید فرج

اسے طعنہ نہ کیا قطع تعلق ہے

جیسا کہ کسی سے نہیں ہوند فرام

مین کیا کہوں اس کی جان کا غم نہ  
 چھو بھی تفس سے تو کہاں طاقوت پروا نہ  
 پوچھو کوئی غم کھلاڑ کی عاشق سو حیات  
 کہ رہ مختار مین گاہ نہ بات مین اب اسے  
 اوس دور پہ نہیں مجھ کو رسائی تو کہاں  
 کیوں آنکھ دھکاتا ہر ترا حلقہ لگیو

ہے میرے لیے سارے خدائی نغمہ درج  
 سبب مجھ کو بڑا اپنی رہائی کا غم درج  
 بکھتا ہر فرا کیا یہ مٹھائی کا غم درج  
 نے صلح کی شادی نہ لڑائی غم درج  
 لیکن ہر قیہون کی رسائی کا غم درج  
 ہے دلوں اسی چشم نمانی کا غم درج

ہر دم ظفر اک بیخ الم کھینکے دل پر  
کیا باقیہ لگاتے ہیں صفائی کاغذ و بیخ

رد این حجم تازی طبع چهارم

اعمال و زبان و کسی سے بڑا کیجیے اگر تو قاتل نہ بنتا جگر کو بھیج

اعمال زمانه کنی سہر کو بچ

[illegible]



کاروان سحر بر دم روان  
سبب باعث دولت دنیا و دین  
از برای پختن ازل و دل پختن

ایک روز که روان پختن  
وزن و ناشتوان محبت پختن  
که نیاپان بن روان محبت پختن

از سحر جلاوه خوش شمس  
این تماشای جهان محبت و پختن

دل مرا در دنیا سحر ای بارگاه  
چشم بابل و یک سحر نامل جبر  
چشم آفرینگر داب پختن  
سحر و سحر پختن سحر پختن  
یان ملک سحر افروزی پختن  
جی پختن سحر افروزی پختن  
دیو سحر پختن سحر پختن  
کست ملکای سحر پختن

ای تماشای کارگاه  
یک سحر پختن سحر پختن  
یون و ملکای سحر پختن  
سحر پختن سحر پختن  
سحر پختن سحر پختن  
سحر پختن سحر پختن  
سحر پختن سحر پختن  
سحر پختن سحر پختن

آپ کا چوری سحر پختن  
آپ کا چوری سحر پختن

هر گاه کل کا جیون رنگ  
دم بن دم سحر پختن

آپ کا چوری سحر پختن  
آپ کا چوری سحر پختن

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like "سحر پختن", "دولت", "محبت", and "سحر".







منفعل ریحان کو زہر کھایا در طرح	باغ میں جلوہ تمسار ز کبیرہ خلیفہ
نہید یار وادس کو دگھایا در طرح	مخونٹھارہ رہیگا اپنی صورت کہ در آب
آفرش سر پر مہونان یا در طرح	نہو قرغان کے کب رگتا تھا یہ نفل شک
سوز الفت ز فری ونگو بلایا در طرح	بنگیا ہے سر بسر سیدہ مرآت شک
ماؤ گنجی مجھ دل ز دیو یا در طرح	چاہ میں ادس یوسف ثانی کی یاد کیا

ہم نہ کہتے تھے ظفر دل مت لگا ہر ایک کو	دیکھو یہ ادس کا فرہ آخر کو یا یا بے طرح
--	---

اپنی وہی صلاح کی جو یاری صلاح	ہم مانتے ہیں کسی غمواری صلاح
یہ ہمنے اور دل ہی ذکی یا کی صلاح	ادس بوفائی ہوئی ترک دوستی
اب تو یہی ہے اب سب جبار کی صلاح	مرجنا نہ ہو جے منت کش مسیح
خزائی جو اس میں ہو سرکاری صلاح	کا کل میں دل بھنپو کہ گرفتار رفت
ہے ادسے جو دین کبھی اقرار کی صلاح	انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ
لیکن نہ ٹھہری ادس کو طرفدار کی صلاح	ٹھہری تھی ادس کے آئین کی پیراج سطر
یہ ہے نہ زاہدان ریا کاری صلاح	کنے پہ کچے پر خرابات کے عمل
پھر جا لیتے لیتے خریداری صلاح	بگشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں

کیا ذکر اپنے منہ سے نکالیں جو ایک بات	جب تک کہ ادس ظفر نہ ہو جبار کی صلاح
---------------------------------------	-------------------------------------

ادس بوفائی ہوئی ترک دوستی	مرجنا نہ ہو جے منت کش مسیح	کا کل میں دل بھنپو کہ گرفتار رفت	انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ	ٹھہری تھی ادس کے آئین کی پیراج سطر	کنے پہ کچے پر خرابات کے عمل	بگشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں
---------------------------	----------------------------	----------------------------------	-----------------------------	------------------------------------	-----------------------------	-----------------------------------

منفعل ریحان کو زہر کھایا در طرح  
نہید یار وادس کو دگھایا در طرح  
آفرش سر پر مہونان یا در طرح  
سوز الفت ز فری ونگو بلایا در طرح  
ماؤ گنجی مجھ دل ز دیو یا در طرح  
ہم نہ کہتے تھے ظفر دل مت لگا ہر ایک کو  
دیکھو یہ ادس کا فرہ آخر کو یا یا بے طرح  
اپنی وہی صلاح کی جو یاری صلاح  
یہ ہمنے اور دل ہی ذکی یا کی صلاح  
اب تو یہی ہے اب سب جبار کی صلاح  
خزائی جو اس میں ہو سرکاری صلاح  
ہے ادسے جو دین کبھی اقرار کی صلاح  
لیکن نہ ٹھہری ادس کو طرفدار کی صلاح  
یہ ہے نہ زاہدان ریا کاری صلاح  
پھر جا لیتے لیتے خریداری صلاح  
کیا ذکر اپنے منہ سے نکالیں جو ایک بات  
جب تک کہ ادس ظفر نہ ہو جبار کی صلاح  
ادس بوفائی ہوئی ترک دوستی  
مرجنا نہ ہو جے منت کش مسیح  
کا کل میں دل بھنپو کہ گرفتار رفت  
انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ  
ٹھہری تھی ادس کے آئین کی پیراج سطر  
کنے پہ کچے پر خرابات کے عمل  
بگشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں



هو شين و فو نه چو کيا هو يا هم گراي هو شربا

کین بخت نیا : در باز و او نه چاره می طرح نه تمهاری طرح  
که تیسرے بیخبر : کس که غریب تو ہی اے مشفق من

کتابخانه است فیروز بن خراب هوادانهای طریقه تمهیدی

و این دو کلمه را از یکدیگر جدا کن و بگو  
 و نام بگو و از این کلمات به یاد بیاور  
 من تباران و این کلمات را از یکدیگر  
 جدا کن و بگو و نام بگو و از این کلمات  
 به یاد بیاور و این کلمات را از یکدیگر  
 جدا کن و بگو و نام بگو و از این کلمات  
 به یاد بیاور

بخت اسبچہ نار ساہین سائی ہو کس طرح  
جا کر مینسا ہو دیکھیں پائی ہو کس طرح  
معاہدہ میر خدا کی خدا کی کس طرح  
جان بزم رفیع درو جدائی ہو کس طرح  
میری نہ ادھر دوزخ لگائی ہو کس طرح  
اس سخت جان کی عقدہ کشائی ہو کس طرح

شماره چهارم از کتابهای ایام  
در کتابخانه ای که در این شهر

This image shows a blank, aged, cream-colored page, likely an endpaper or flyleaf of a book. The paper has a slightly textured appearance with some minor discoloration and faint, illegible markings, possibly from the reverse side or due to age. The left edge of the page shows the binding of the book.

لایکی گرمی محبت کے حرارہ یعنی طرح  
 رہا ہوا ہے کہ تو اپنے استارے کی طرح  
 ہو کر اس شامت کے ماریہ کو نہ مار کر کی طرح  
 نکھین مہمانانے کے مبارک سے یہ طرح  
 اس کے در پر ہیں مریاں پاکہ کی طرح

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔  
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

دیکھا جب دشمن کی تیری چشم کی انداز نہ کر پنی کیا اچھی عمارت پر ہونا زان غافلہ کتاب قدرت ڈگر اوس صحت مزح کی دل سے گھرا چھ نہیں کوئی ایسا دکھن ہو رہی ہنسے خار بھی یا تو سن اب جنون جو تجھ منظور کرنا وہی ہر ایک بار	ہنے جانا گردش تقدیر کو اچھی طرح دیکھہ ہوا گلون کی یاں تعمیر کو اچھی طرح کیا ہی خطا غیب تفسیر کو اچھی طرح بیٹھنے دی اس میں اپنی تیر کو اچھی طرح یا توں نے پردہ مری زنجیر کو اچھی طرح اس تو لے عالم مری تقریر کو اچھی طرح
دے کے دل اوس سنگدل کو کر کے ہم امتحان سے ظفر اس آہ بے تاثیر کو اچھی طرح	
رویت حار مہملہ جہارم	
سے سوز غم سے یہ دل بقیاب کی طرح کیسے غم میں وہ رخسار تابناک سبیل ہر زلف قد و تراویں کی روش رنگین طبیعت اوسکی ہر اندر کس قدر گویا ہر ایک رجب یا قوت ہر دہن آنکھوں کے عکس میں ہر اڑی چھٹے ہو عقلیت یہ تم ہماری نہ جاؤ کہ غافلہ ہر خاک و اشک خون قبا کی برہی	آتش یہ بقیار ہر سیاب کی طرح پوشید زریا ہر ہر متاب کی طرح کلیں لب ہر ہر گل شاو اب کی طرح ہر رنگ میں سکر وہ آب کی طرح دندان میں اوس میں ہر خوش آب کی طرح آئینہ اوس کے آگے ہر تالاب کی طرح دنیا کو ہم میں دیکھ رہی خواب کی طرح تن پر لباس افسانہ خواب کی طرح



۴  
 اگر اشارت به او شد و در ابرو کا تو پھر  
 جو طمع سے ہاتھ کھینچے وہ ہی تیر کا ہاتھ  
 چرخ کی بھر کوئی دفر ہے یہ اور نہ کہ  
 ہے فرا برسات کا تجھے و گرنہ ساقیا  
 چرخ ساغر میں بھری کسکی مرگازنگ عشق  
 جت ملکت بجائے نہ دیکھیں دیکھو اب کیا

سچ ماہ نو کو یون ہر ماہ کیون چرخ  
 پانوں اپنے ستر آرام پر پہلا چرخ  
 نو جو آوے میرے گھر ایسا نو چرخ  
 مار بارش سے کہتے ہر اگر بر ساعہ چرخ  
 ہو گیا نہ ہر اب علم سے سترہ دنیا می چرخ  
 آنکھیں دکھانے میں اشارتیں دکھایا چرخ

آنکھ اوں جو رشید رش کی پھر نہ جاؤ اگر ظفر  
 اسکی کچھ پروا نہیں پھر تاسے گر بھر جا چرخ

جب ہو تجھ میں مجھ خواب و خود آرام تلخ  
 اس شکریہ کی زبانی لگتا ہے شیریں تلخ  
 خون دل جو حکامی سے پیاسین مدام  
 چشم یار کا کشتہ میں ہیں آہر ہو  
 حرف جانیکازبان پر لانا اور جانان م  
 حرف میری تلکامی کا جولیوے ایبار  
 صبح سے او سکی زبان ہوا طفر تا خام تلخ

حرف میری تلکامی کا جولیوے ایبار  
 صبح سے او سکی زبان ہوا طفر تا خام تلخ

رویت خارجہ جلد دوم

عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ  
 ہمیشہ چرخ سے ہر اسکے اک تہان کو چرخ

عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ  
 ہمیشہ چرخ سے ہر اسکے اک تہان کو چرخ  
 عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ  
 ہمیشہ چرخ سے ہر اسکے اک تہان کو چرخ

اگر اشارت به او شد و در ابرو کا تو پھر  
 جو طمع سے ہاتھ کھینچے وہ ہی تیر کا ہاتھ  
 چرخ کی بھر کوئی دفر ہے یہ اور نہ کہ  
 ہے فرا برسات کا تجھے و گرنہ ساقیا  
 چرخ ساغر میں بھری کسکی مرگازنگ عشق  
 جت ملکت بجائے نہ دیکھیں دیکھو اب کیا  
 سچ ماہ نو کو یون ہر ماہ کیون چرخ  
 پانوں اپنے ستر آرام پر پہلا چرخ  
 نو جو آوے میرے گھر ایسا نو چرخ  
 مار بارش سے کہتے ہر اگر بر ساعہ چرخ  
 ہو گیا نہ ہر اب علم سے سترہ دنیا می چرخ  
 آنکھیں دکھانے میں اشارتیں دکھایا چرخ  
 آنکھ اوں جو رشید رش کی پھر نہ جاؤ اگر ظفر  
 اسکی کچھ پروا نہیں پھر تاسے گر بھر جا چرخ  
 جب ہو تجھ میں مجھ خواب و خود آرام تلخ  
 اس شکریہ کی زبانی لگتا ہے شیریں تلخ  
 خون دل جو حکامی سے پیاسین مدام  
 چشم یار کا کشتہ میں ہیں آہر ہو  
 حرف جانیکازبان پر لانا اور جانان م  
 حرف میری تلکامی کا جولیوے ایبار  
 صبح سے او سکی زبان ہوا طفر تا خام تلخ  
 رویت خارجہ جلد دوم  
 عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ  
 ہمیشہ چرخ سے ہر اسکے اک تہان کو چرخ











میز گاہ سحر زخمی تو کر چسکے	بھر کھینچتے ہوتے میان یک نشہ دوشد
جل ہی رہا تھا آتش اندوہ غم میں	اوشو لگا جاگر دو دھان یک نشہ دوشد
میٹھے میٹھے خالقانہ میں ہم سب کے پاس	بھر باد آ یا دیر نوان یک نشہ دوشد

کی دوستی ہوا جس بت کا فرسوا غم طفر	دشمن ہوا ہر انا جہان یک نشہ دوشد
------------------------------------	----------------------------------

روایت نوال ہجر جہاں اول

کیونکہ خسر و کو لگین اوسکی نہ دشنام لزم	جسکا شیریں ہون لانا نام خدا نام لزم
نشہ لنگ کہ شہادت کے ہیں اونکا قاتل	کیون نہ نشہ بت و ہون ایم مصداق لزم
یہ مرقند و شکر میں بھی نہیں ہے ہرگز	لب شیریں بر صیب ہیں دلارام لزم
یا وحشیم بت بدست میں ہکوسا قی	وقت می نوشی کے کیا لگتے ہیں بالذم لزم
لگ کے تو نخل محبت میں دلا ہو نچتہ	یعنی ہوتا نہیں ہرگز مرقم لزم
بے گمان سبب بھی میں بھی حلا و ایسی	بوسہ جو ہر ذوق کا ہر گل اندام لزم

جو فرہ بادہ الفت میں طش سے دیکھا	ایسی ہوتی سنیں ہرگز می گلفام لزم
----------------------------------	----------------------------------

جھپٹا یا توڑ ہے کسکا کو اڑ میں کاغذ	دھرا ہوا ہر جو پٹ کی ڈراڑ میں کاغذ
لکھ جو محضر خون کو کو کپا ہن کے عشق	تو برگ لالہ ہو مہری پہاڑ میں کاغذ
کسیک لکھتے کچھ خط وہ پلنگ پر میچو	مجھے جو دیکھا جھپٹا یا نواڑ میں کاغذ

Handwritten marginalia in Urdu script, including phrases like "دل کا کاغذ", "بہار", "عشق", and "محبوب".



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

<p> شہادتین کے مترادف ہر جہان  سیکڑوں کے جہانوں کے  دو در جب جرم و فساد کی تفسیر </p>	<p> میرا قرآن کی تفسیر کا پہلا کاغذ  نہ ملا نسخہ اسیر کا پہلا کاغذ  دلچسپا ہر مری تفسیر کا پہلا کاغذ </p>
---	---

سید نوشت اسے ظن ہے اپنی نہیں میری حاجتی  
سب وہی اک خیراقت سدر کا مہلا کا غدر

روایت را در مقام اول

خدنگ عشق دایا بلر کو توڑ کے پا  
 ہزار ہن روزان در بند کی گنج آب  
 اسو نہ آنکھوں میں تل سمجھو نہ رو بہ رو  
 اتر سکا نہیں دریا عشق کو کوئی  
 فلک سدا ہمارے گزر گئی اس طرح  
 کیاں ہوا دس لکھ بار کہ ہونٹوں کی نو

یہ تیر وہ ہے کہ جاو خیر کو توڑ کے پا  
 کجاہ جاو کی دیوار و در کو توڑ کے پا  
 نظر کا تیر گیا ہر نطف کو توڑ کے پا  
 چلا ہے کس لیے فریاد مہ کو توڑ کے پا  
 کہ جیسے تیر کوئی ہو سپر کو توڑ کے پا  
 ہو ہن ہار یہ گلبرگ تر کو توڑ کے پا

تلق سے قناب من حال اوس بن  
طالع ہوا ہی تھا نا لہ تم کو توڑ کے یار

وقت غفلت و روی نیک نام و شیاری  
 از بچلا و صتم منی و ستریری  
 و رندان محبت کا جیویان علاج

[illegible]



۵۵  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

پیدا گاہ کر کہ بجلی حسن یار سب جا ہے آشکار  
 شعلے سے طور کے ہینن کم روشنی میں ہر سنگ کا اثر  
 کیون کہیہ و کنسٹ میں مہر مارتا ہے تو ہر گرما جتو  
 تو حبکو ڈھونڈتا ہے چھپا وہ تجھی میں ہر پتو ہی تجھ  
 جوش بہار حسن کسی گل سے اے صبا ہر یہ جنون کا جوش  
 مصروف استعدہ جو کر میان درمی میں ہر غنچہ ہر سحر  
 ہے دور جام و صحبت یاران زمرہ دل کیفیت جباب  
 کچھ ہر اگر مرہ تو ہی زندگی میں ہر باقی ہے درد  
 اے خود پرست پوچھتا کیا ہے خدا کی راہ ہر وہ بہت قریب  
 گم کردہ راہ آپ تو اپنی خودی میں ہر اے سوختہ جگر  
 صد داغ سوز عشق سے کھالیکہ صدمہ ہر داغ دل پہ تو  
 لذت کچھ نصیب اگر عاشقی میں ہر اے سوختہ جگر  
 افشاے راز عشق نہ کر کے چپ کی بات پر وہ ہی خوب ہر  
 جی ہی میں اپنے دے جو کچھ جی میں ہر خاموشی کے طفر

یا لگی ہو سخن بوسی ہین استعدہ  
 اور تعین تنگ ہم آغوشی ہین استعدہ  
 کیون میان دل ہوش بہوشی ہین استعدہ

یا تو وہ کہتی تھی مگر کوشی ہین استعدہ  
 ہکو یاس اٹھانہ ہر بات پر پہلوتی  
 ہوش میں آؤ ہین کہتے ہو تم بہوش ہین استعدہ

سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی  
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی



ہمارے مہ جبین سینہ دیکھو آبلہ تو	کمان اس طرح کہ ہیں اختر تاجہ گرد
مرد جو داغ بردل ہو تیری چاہی تو	تھیلے پر مورچیل طاؤس اونکی روزندون

ظفر کے سر سے سر سبز ہو کس طرح کوئی  
کر سے ہر طرف سے ہر مصرعہ اب سر و سوزون ہوا

کردن میں گریہ اگر اپنی ناتوانی پر	فلک میں پہر یوں چون جاب پانی پر
وفا کے بدلے جھام کر دستم ہو	صد آفرین ہو تمھاری بھی قدردانی پر
عنایت آہ سمجھ لے تو وصل گل بلبل	نہ پھول باغ میں دودن کی زندگانی پر
ہمارے روبرو کر تاجی کی نہ سبھی	لگے ہیں بجگو بھی اسی مرغ بوستانی پر
نصیحت مرد بعد عمر جاگے آج	جو چشم یار ہو کچھ عین مہربانی پر
ہزار صفت کہ بلبل کا صحن گلشن میں	نہ چھوٹا ایک بھی صیاد نہ نشانی پر
ہنسی کی بات نہیں کہ ہر سر خوشیہ	نثار ہو تری دستار زعفرانی پر
کھلی ہو چشم حقیقت چھوٹی مثل جاب	وہ باندھتے نہیں تکیہ جان فانی پر

ظفر سر ہم اپنی ہی تھمتے میں ہنیکے آلود  
خیال کس کے بھلا رکھیں اب کمانی پر

بلا سے گر کوئی دنیا میں پختا دلیگر	بتا شناسے ہو یارب آشنا دلیگر
چین میں محبت بلبل سے گل تو خندان	انہی مجھ سے مرا کیوں ہو دلربا دلیگر
نہیں ہو گلشن عالم شگفتگی کی جا	برنگ غنچہ تصویر میں سدا دلیگر

کمان اس طرح کہ ہیں اختر تاجہ گرد  
تھیلے پر مورچیل طاؤس اونکی روزندون  
فلک میں پہر یوں چون جاب پانی پر  
صد آفرین ہو تمھاری بھی قدردانی پر  
نہ پھول باغ میں دودن کی زندگانی پر  
لگے ہیں بجگو بھی اسی مرغ بوستانی پر  
جو چشم یار ہو کچھ عین مہربانی پر  
نہ چھوٹا ایک بھی صیاد نہ نشانی پر  
نثار ہو تری دستار زعفرانی پر  
وہ باندھتے نہیں تکیہ جان فانی پر  
ظفر سر ہم اپنی ہی تھمتے میں ہنیکے آلود  
خیال کس کے بھلا رکھیں اب کمانی پر  
بلا سے گر کوئی دنیا میں پختا دلیگر  
بتا شناسے ہو یارب آشنا دلیگر  
انہی مجھ سے مرا کیوں ہو دلربا دلیگر  
برنگ غنچہ تصویر میں سدا دلیگر











رخعت پرواز گر صیاد تو دیتا، مین رکتی هستی مین مدم کیون لم انا جو تھی جو تو بان مانہ اور بھی ہاتھ نہ ساز فدائے اوس رہا اب ہم نقش پرواز مین عصہ ہستی کی تھکاتا کر بیٹن گرم مارا کر دین کو بہن پھر دن عشق مین نور تھا خیر البشر کا گو تھا ہر برہن بشر جاؤ مین پیش نگاہ یار ہونے کو شمار دیدہ مشتاق کا شوق نظارہ دیکھنا	ہم جن مین ہو پختہ باد سحر کی پیشتر ہو تو واقف اس شام پر خطر کی پیشتر پر یہ فتنہ تھک کر کہاں اس فتنہ گر کی پیشتر نہ سہت مگر اچکے دیوار در سے پیشتر اک نفس مین ہم گزرا جہنم سے پیشتر یہ تہ او سکو مارا تھا اپنی سر کی پیشتر حق اگر ہو پختہ بشر ہی تھا بشر کی پیشتر پیشتر دل سے جگر اور دل جگر سے پیشتر چاہتا ہی مین کل جاؤں نظر کی پیشتر
---	--

پیش آیا آہ جو چکچہ کہ راہ عشق مین  
کدیا تھا ہمدیو نے طش سے پیشتر

رویت رای مہل جلد سوم

تھاری گایان تاپون مین بیکہ لایج پر مری اک بات تو بھی تم تو رکھو ہر خدا جان کھچا کچھ بھڑو مین عشق زول مین غم دست سفارش لاگھ پر سچ کر کر کوئی نہیں سنتا کسا سب مرے دل کو پچ پچ مارا کیسے	کھنکھو گاج حقین ہوا نہ تو مکر و بیج پر لگے ہو آپ کا دل کس طرح اور ذکی کے کچ پر نہین ہوتی ہو نیت سیر کی اس کھچ پر و ظالم جیا آ جانا ہے اپنی بانگی پر بچا ہرگز یہ نہ شہادت کا مارا اپنی پچ پر
--	---

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the left margin.

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the bottom margin.







در یای غم میں ہر دم یان بھار پانچو	بہر خدایا کمال اس کے مجھے تم آکر
آنا زبان پہ میری جب نام ہو تمھارا	اک چو شش عشق میرا و گھٹا ہو گرا

یہ بچہ مدد کو میری کتا طفر ہر دسری	یا بو علی قلندر یا بو علی قلندر
------------------------------------	---------------------------------

بلا کر نہیں کہتی تو ہم ز رہتھیلی پر	خدا کی راہ میں رکتی ہیں اپنا ہتھیلی پر
دل سوزان کو میر کھنڈ لو لیکر ہتھیلی پر	پھینچو لا پرتہ جا کر تیری آغوش ہتھیلی پر
خدا جانی کس رشک قمر کی بندہ فاطمہ	کھلتا ہر سحر جو مہر کھنڈ رہتھیلی پر
جہن میں کون کو نوشی کو آ یا جو اسانی	سب بردوش غنیمت گل کسا غرتھیلی پر
کوئی اس طفل کو ہنگام بازی ک سر ہر	قسم و دھو لیا جو کھڑا کھنڈ رہتھیلی پر
لگیر میں انکو مت سمجھ کیا اعمال لکھن کو	یہ قدر ہے کہیںسی جو غرض مسطر تھیلی پر

قدم وہ عشق کے کو ہے میں گاڑی اور طفر اپنا	کہ جو سرباز اپنا رکھلے پہلے مستھیلی پر
---	--

روایت امی ہندی جلد اول

دیکھو دیکھو مراد کا قربے پر نہ توڑ	گھر ہے اللہ کا یہ ایسی تو تعمیر نہ توڑ
غل سدا وادی حشت میں رکھو کربا	ای جنوں دیکھو مراد کی رنج نہ توڑ
دیکھو دیکھو نور سے آئینہ دل کو میر	اس میں آتا ہو نظر عالم تصویر نہ توڑ
ساج زر کے لیے کیوں شمع کا کمر توڑ	رشتہ الفت پر دانہ کو گلگیر نہ توڑ

نورین دوزخ آفتاب میں نورانی نور  
دورین دوزخ آفتاب میں نورانی نور  
دورین دوزخ آفتاب میں نورانی نور  
دورین دوزخ آفتاب میں نورانی نور

بہر خدایا کمال اس کے مجھے تم آکر  
اک چو شش عشق میرا و گھٹا ہو گرا  
یہ بچہ مدد کو میری کتا طفر ہر دسری  
یا بو علی قلندر یا بو علی قلندر  
بلا کر نہیں کہتی تو ہم ز رہتھیلی پر  
دل سوزان کو میر کھنڈ لو لیکر ہتھیلی پر  
خدا جانی کس رشک قمر کی بندہ فاطمہ  
جہن میں کون کو نوشی کو آ یا جو اسانی  
کوئی اس طفل کو ہنگام بازی ک سر ہر  
لگیر میں انکو مت سمجھ کیا اعمال لکھن کو  
قدم وہ عشق کے کو ہے میں گاڑی اور طفر اپنا  
کہ جو سرباز اپنا رکھلے پہلے مستھیلی پر  
روایت امی ہندی جلد اول  
دیکھو دیکھو مراد کا قربے پر نہ توڑ  
غل سدا وادی حشت میں رکھو کربا  
دیکھو دیکھو نور سے آئینہ دل کو میر  
ساج زر کے لیے کیوں شمع کا کمر توڑ  
گھر ہے اللہ کا یہ ایسی تو تعمیر نہ توڑ  
ای جنوں دیکھو مراد کی رنج نہ توڑ  
اس میں آتا ہو نظر عالم تصویر نہ توڑ  
رشتہ الفت پر دانہ کو گلگیر نہ توڑ  
نورین دوزخ آفتاب میں نورانی نور  
دورین دوزخ آفتاب میں نورانی نور  
دورین دوزخ آفتاب میں نورانی نور  
دورین دوزخ آفتاب میں نورانی نور



تو رکھ دین مست بھی دین بنی کی تو  
تو دے دین کہیں تو یہ نہ ہم تیرے کی تو  
نہ خاطر اے حسنم اس خانہ خراب کی تو  
تو تپان اہم چنکین گل گلاب کی تو  
کمر نہ میرے دل گرہ اضطراب کی تو  
ذرا خدا سے تو دے زخم نہ آفتاب کی تو

عسین یہ صراحی شراب ناب کی توڑ  
 ابھٹنگ ابر جو ساقی بو نہیں کیفیت  
 سوال بوسہ پہ دیکر جواب توڑے تو  
 چمن میں اوس تن نازک سے گری متبادل ہو  
 غمین کی اتنی گراں بار یوں اچھوڑ  
 نہ ڈال مگر دین دیکر مختص اندر ہم

رکھے ہے فکر مری وہ بابت پر وازی  
کہ بے اک آن من بہت طفر عقاب کی لڑ

روایت زامع محمد حیدر اول

کہ دم کے ساتھ ہر ہر مہیاں نشیب فراز  
 دکھائی ہے رشتہ نردبان نشیب فراز  
 سمجھے کچھ مہین عمر روان نشیب فراز  
 دکھاتا کسکو مہین آسمان نشیب فراز  
 کہ سیری طرح کر دیکھو گمان نشیب فراز  
 بزمِ یخ و بنوک سنبان نشیب فراز  
 کہ اس ہنڈولے میں اہرمان نشیب فراز  
 بزمِ گدردہ کاروان نشیب فراز

بشر کو کیوں نہ ہو پریشیاں بشتی و فر  
فلک عروج و منزل سے اک زمانے کو  
کو ہی جاوے راہ فنا کو طے ہر دم  
تعمیض و اوج میں سیار میں رہی بھی  
کیوں نگہ کر کو کیا خاک میں بیابان گد  
و کھاڑے ہے ہر عاشق کو قاتل شہاکی  
کسی کو بشت کرے ہر فلک کی بلندی  
ہمیں ہر راہ محبت میں ہر رات در

پیشانی که می بینم زلفی  
منقش بر پیشانی زلفی  
نخستین کسی که دیدم زلفی  
فکره و فنون به کمال زلفی  
عده گر ماه منین دانه روی اش فلاب  
نقدی در کتابت کار فتح چشم هنوز

کہ کسان سلاہ کر گلا اس میں پھینک  
 وہ اللہ البیہ ومارہ اسے صید  
 کہیں دشت زدہ کی جس  
 صورت چشم سراپا کی جو زنجیر  
 کہیں دشت زدہ کی جس

اس کے لئے کہ تو میرے عہد میں  
ہو اجماع سے دل ناکام رہے  
میں وہ سے کوئی ہون بی جاؤں  
سے کہ میں نے کیا نام ہے  
میں وہ سے کوئی ہون بی جاؤں  
سے کہ میں نے کیا نام ہے  
میں وہ سے کوئی ہون بی جاؤں  
سے کہ میں نے کیا نام ہے







[illegible]

ناهق زبان شمع نه گلیسه کائتا  
 باره کیا وه میشه آخری مختصر  
 باره یی زبان دهن زخم لاف عشق  
 تشبیه اسکو و دهن قدموز و قس کیا تر  
 کرتی نه وه زبان جو مسرا بنجمن دراز  
 تھا جو کہ قصه عشق کا اے کو بہن دراز  
 یہ تو زبان دوا زمین ہر دهن دراز  
 اے رشک گل ہر قامت مشرچن دراز

بیاں دے تو نہ چھوڑے ذکر زلفیہ یار  
ہو جائیگا زبانیہ و گرنہ سخن و راز

دولت زای محمدرضا قاجار

جس طرح کہنے سے دل آہ یہ دلگیر تر  
 سوزش دل دیا کر محبو خاستہ کیا  
 نذر دل کو نہ وقت بچ اپنے کسیر  
 پھر لگے کاغذ کے گھڑ دو در چار نذر  
 رو برو او کو رہی تیری زبان میں  
 قتل کرنا کسا کھڑا دیکھے نظر  
 اس طرح کچلے کمان سخت ہو کب تیر تیر  
 رو دیا اس آگ کو تو تو اسے تقدیر تیر  
 کرنے تو اپنی چھری ظالم دم بکیر تیر  
 پھر لگی ہو وہاں تیر پر پختہ تیر  
 کر رہی ہن چٹھے چٹھے ہم ہن تیر تیر  
 اس نے نہ گئے شاگ سر نہ جو کی تیر تیر

جبنی تصویریں مرتع میں ہیں عالم کے قطر  
سب سے سے اس عالم تصویر کی تصویر

رجب کا تاجہ دم واپسین نشیب و فراز  
 سمجھتا آپ کو اوچھا چادر کو نیچا  
 کر دم کیساتھ ہر اوج و غمش میں نشیب و فراز  
 کھلیگا نیچا یہ زریز میں نشیب و فراز

چاک اوس در کی ہے کیا نہیں  
 اے ظفر من کے ہر خیم  
 حاکم ابرو نہیں ہے  
 چہرہ پر گزرتی ہیں اک  
 کھینچیں اے اکبر عیادت کو  
 عیادت کو یہاں سے  
 ونگوہ برہنہ مرے  
 دیر و غنبارے جاوے

ہستلا

[illegible]







دریغ بین و حاکم جلد چهارم  
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

بی نہیں لگو کا گلشن میں بھی دن اگر	بسکہ ٹیکو ہو گیا از کد پیا خزان سے انس
طرز گریہ و ہمیشہ دیدہ تر کو مرے	آستین سے رلبہری یا گوشہ و اماں سے انس
ساتر ہی سے رہیگا دیکھنا بجز وصال	سے نہایت ہی کچھ تیرے غم ہجران سے انس
تم ہو چکا رقیب شک خصلت سے انس	بھاہی ہرگز نہیں انسان کو شیطاں سے انس

ہونہ کر رسم و خط و پیغام اونسے اور ظفر  
اد کو بھر معلوم ہو و اپنا کس سے اونسے

لب شیرین کو تری چاٹ کر بس چشم گس	بھی نظرون میں سے جا رہی بس چشم گس
میں وہ لاغر ہوں کہ بن جا رہی خشنا	اپنی تر گانہ اگر دی کچھ خس چشم گس
لب کا تل نقطہ مقابل ہو دل چاہن	ہر حرفیہ نظر سو دیکھ چشم گس
تنگ چستی تجھ ہو کیونکہ تیرا دل ہو	تو گس اور تری چشم ہوں چشم گس

رنگ خال لب شیرین سے ظفر اونسے بند  
نگران سو سے شکر لاکھ ہر بس چشم گس

دریغ بین و حاکم جلد دوم

چاہیے درویش کو کیا بادشاہ لیا	چھوڑ کر دلن اپنا کیوں سزدہ مگانہ لیا
رکھو ناقص عقل کہ جو مرد فرزند لیا	پر نہ عورت کو بنا و مرد مرزا نہ لیا
خاک کو کوچ کی تیرے اچوتن پاوی	جانتا ہر ناخبرہ یہ تیرا دیوانہ لیا
بادہ کش اضی ہیں سپر گرچہ پریشیز	چھین کے سدا وہ کے گر نیم پیا نہ لیا

دریغ بین و حاکم جلد دوم  
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

دریغ بین و حاکم جلد دوم  
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...



خاک و باد و کشور کے چرخ جام و سرور کیا عدم میں بھی جو نیمانہ ہستی کی

هم و آوار و در قفسه من که بنین

تہ تو ویرانے کی پڑاوی نہ بستی کی ہے

روایت تین محمد علی داول

بھولانہ تجھ پر کبھی اس کو کوٹا باش

هر روز ششم تا دهم هر روز نیا ظلم

گوئیانی اگر چه ایوب بن محمد بن جگر گو

مازک پر تو کسی کم کا نام لیا پر گردل

المنه كثره هوني اتني تو تا ميسر

یہ قتل کا چہرہ شوق کہ آؤ جاے اگر میر

مرغ حین قدس لڑا اس دام سے کیا گیا

کیا طرز و قاعشق کو سلیمانی دلاؤ

مر مرے ہو و د اعل حبیبی ادم

آسان بین کتاب مہر مار کے مہر

ہیں لاکھوں خیالات میں فکر سخن و پنا

تیری طغماراں طبع خدا زاد کو شاماش

همیشه با نردم و این شاعر شراب کو آتش

بڑی جھوڑ ہین کتو ہین یا کواش



























[illegible]

دل و سکی جنبش تر گان سر کیون خنجر کرد  
 اوٹھا کر آنکھ دیکھا چمن میں نہر گسے  
 ملوان میں اپنی کف پا سجا سنے دیہ تر  
 رکھیں ہم ادس دلہنم آشنائی کیا  
 نہ توڑ و دل کو مر دای تیان سنگین دل  
 کہ اس مریض کو بان بستی ہوا کا لحاظ  
 رہا جو ادس کو تری چشم مریہا کا لحاظ  
 مگر ہے مجھ کو ذرا سرخی خاں کا لحاظ  
 نہ پاس یار کا جب کو نہ آشنا کا لحاظ  
 درو خدا کر و خانہ خدا کا لحاظ

مختلف بلاد و دیو سے بہر کے ماہر و مخبر  
اگر اوٹھانا ہے منظور دلربا کا لحاظ

از دولت نظامی معجز حل چهارم

کلی میں یا کی بت رکھا قدم پہ لحاظ  
 ہماری شکل نے سب حال کی یادوں  
 فلم وہ کرتا ہن اس پر بھی ہاتھ اچھا  
 جب اس کے حسن میں یوسف نور کا ہمسر  
 مبادا چونک ادا ہو خواب ناز سے وہ گل  
 ابھی ڈوب میں قیون کے گھر کے گھر لیکن

گئے بھی تو بادب آؤ بھی تو ہم پہ لحاظ  
 زبان سے گو نہ کہا ہے دل کا غم پہ لحاظ  
 اگرچہ کر کے ہن خطا دن کو ہم رستم پہ لحاظ  
 تو جا چھپا وہ پس پردہ عدم پہ لحاظ  
 ہن میں جاؤ ادا باد صبر دم پہ لحاظ  
 ہم اس کے آگے نہیں ہوؤ چشم غم پہ لحاظ

طف نہ پھینچ سکی اس موکر کی جب تصویر  
تو سر جھکا کے ادھائے نہ ہو تسلیم کا

روایت عین مملو اول

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳



[illegible][illegible]

کتابخانه ملی ایران  
مخطوطات و کتب نفیسه

این کتاب در سال ۱۳۰۲ هجری قمری  
در شهر تهران به خط نستعلیق  
تألیف شده است.

موضوع: تاریخ و جغرافیه  
نویسنده: میرزا محمد تقی خاکی

شماره ثبت: ۱۵۸۴  
تاریخ ثبت: ۱۳۰۲

این کتاب در فهرست  
کتابخانه ملی ایران  
ثبت شده است.

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



دین و دنیا کی ہر چیز کو بیکار و بیکار  
 دین و دنیا کی ہر چیز کو بیکار و بیکار  
 دین و دنیا کی ہر چیز کو بیکار و بیکار  
 دین و دنیا کی ہر چیز کو بیکار و بیکار

پاسیہ و اسبہ راہ میں	تار کھڑو دیکھ کہ اپنا دھجبتین قدم
سوزش عشق سے تھی سو کی	چارہ گر جاہی تعجب نہیں گریں

اے تیرے شیر رخ یار کے کیا کام اسکا  
 اے خاتمہ غم کی نیرم سے گرد و کی

جیسے کہ صفت کتنے ہیں خریدار ہون	دل را لیسہ کو اس طرح سوز دہن
اگر صیاسی کردار کی تاقیہ تار ہون	ہون نہ وہ کیا گریہ زلفت سواد کی تہ
پیر مہربان کی عیب کیا ہر تہ	گر تیرے گریہ زلف میں نہرا امی گل
طرح نماز زلفان میں گریہ تار ہون	لہذا شوق ہر دین زلف کی جلتی تہ
اگر سبک صفت کی سبک طبعی تار ہون	کیا تیرا شوق ہر دین زلف کی جلتی تہ
کہ مری چشم میں آنسو کبھی دہا ہون	پیش کر یہ مجھ دیا نہیں تیری
ایک کو قتل کو جیاتی تہ گاہ ہون	نہ اندازہ دادا تیری کیا جان
تیرے کو دین نہ کیونکر تیرے ہون	شہرت امی بار جو تیری ہستی

اگر تیرے کو دین نہ کیونکر تیرے ہون  
 جب تک اوس زلف پر نشان نہ ستا ہون

اگر دلیت عیسیٰ صہا حلیہ حارم

ہر کام کا اک وقت ہی ہر بات کی ہر دم	اگر دن کا نہ موقع ہو تو ہوت کا موقع
اگر دن کا نہ موقع ہو تو ہوت کا موقع	اگر دن کا نہ موقع ہو تو ہوت کا موقع

دین و دنیا کی ہر چیز کو بیکار و بیکار  
 دین و دنیا کی ہر چیز کو بیکار و بیکار  
 دین و دنیا کی ہر چیز کو بیکار و بیکار  
 دین و دنیا کی ہر چیز کو بیکار و بیکار



روشن و نون کے قرب میں ہیں لاکھ فائدہ  
آتا نہیں و کام طف و در کا چراغ

ہے پاسِ نیرا دین رخ پر نورِ سرِ چراغ  
 روشن ہو چشمِ مست کے کشتے کی گور  
 شعلے کو بیکر سوزشِ دل پر چور شک ہو  
 رونقِ ہفتہ جانوں کو بختِ سیام  
 کچھ موزیوں کے گھر میں نہیں روشنی کا کام  
 اندری تجلی انوارِ حسنِ یار

روشن ہوا آفتاب قیامت کا اور قطر  
ہم دل جلیوں کی شمع سرگورسی چراغ

کچھ بات کہیں معلوم نہ تھی  
قاصد خط اور سن لکھ کے جو بھیجا کتبھی کیا  
اب رو کو اداس کی کتہر میں سب تیغ اصفہان  
نغم کھاتی کھاتی جان مری لب پہ آگئی  
میں نے تو کچھ کہا نہیں تم کہتے ہو کہا  
سچا ہے اس زمانہ میں وہ بھی کہہ سکے ہو  
حق پر دروغ گو کو کہ نہیں جافظ ظفر

اسے بتائیں کہ میں نے کس قسم کی غم  
کھری جو ہر اوس میں ہر ایک قلم دروغ  
ہے اصفیائیوں میں کیا ایسا تم دروغ  
وہ اب بھی جاہل مرا حال غم دروغ  
کیا پیٹوں اوس دروغ کو ہر قسم دروغ  
کچھ راستی سخن میں سیا اور کم دروغ  
جاتا ہر بھول کر کے جو دھندلے دروغ

۹۷

روشن و نون کے قرب میں ہین لاکھ فائدہ آتا نہیں یہ کام طفل دور کا چراغ	ہے پاس پاؤں پر نور چراغ روشن ہو چشم مسکے کشتے کی گوتی شعلے کو پیر سوزش دل پر جو رشک ہو رونق دے تفتہ جانوں کو بخت سیام سے کچھ مودیوں کے گھر میں نہیں روشنی کا کام اندری تجلی انوار حسن یار
روشن ہوا قناب قیامت کا اور ظفر ہم دل چاہوں کی شمع سرگورس چراغ	کچھ بات کہیں مصلحتاً نہ کہتے ہم دروغ قاصد خطا دوستی لکھ کے جو بھیجا کتبھی کیا ابرو کو اداس کی کتری میں سب تیغ صفیان غم کھا کر کھا کر جان مری لب پہ آگئی میں نے تو کچھ کہا نہیں تم کہتے ہو کسا سچا ہے اس زماں میں وہ بھی کہ جسکے ہو حق پر دروغ گو کو کہ نہیں جافظہ ظفر
اسے بت نہ سمجھا میں خالی قسم دروغ تحریر جو ہر او سینہ ہر یک قلم دروغ ہے اصفا نیون میں کیا ایسا خم دروغ وہ اب بھی جاہل مرا حال غم دروغ کیا پیٹوں اس دروغ کو ہی قسم دروغ کچھ راستی سخن میں سیا اور کم دروغ جاتا ہر بھول کر کے جو وعدہ صنم دروغ	



ادیت فاجی سداول

کہ رہا دو طھا او دھری حشر و حسرتا کہ رہی دو وطن او دھری وادریا وادریخ

ادی طفرین کیا کون کتا سم پشیرین  
دل مرا آکھون مہری وادریا وادریخ

جاسیے نے شمع بجکے سر مرن چرائی	داغ دل روشن تو زیر خاک پر دھن چرائی
بنش دامن تیرا ایسے صدم	گل بنین ہوتا چین میں گل کا یہ روشن چرائی
یون پس ترگان پر دوسری خیم برجا	رکھ دیا جیسے جلا کر پوس چلین چرائی
شب دکھا کر نور فوج روشن کر غارتگری	ساتھ اپنی راکھ کر گئی ہن کب ہرن چرائی
وقت صحبت یار کی گھر میں اندھیر خیا	رشتی اوستی غماز اور دشمن چرائی
راہ جو رہی جھانکنا جو دروہ شمع رو	آب رخ سون کیا دیوار کا رو دن چرائی

شمع سان جلتی ہن سب سوز الم کی ہم طفر  
ہے جلاتا گھر میں گھی کو ڈبت یزمن چرائی

رویت عین معجزہ حلا حمارم

بچک کا ہر جو کوئی رخ کا بند پداغ	دیتا ہی تہا کو بھی وہ چرخ کھن یہ داغ
کیون داغ تو نہ دی ہن ہر زو جک ہن	انجم کی لاکھون ہن دل چرخ کھن پداغ
دھوپنے دل سے داغ سما می دھو کر	گر جا ہتا ہی ہونہ لکھ میں کھن یہ داغ
ہر چند عیب سب یہ ہوتا ہی داغ کا	یہ خوشنما سہا سہا کا اس دفن یہ داغ
دیکھ جو اذ سکے دانت مسی تو کیا ہی	ہو رشک کی اگر دل در عدن یہ داغ

بہان پادشاہ کی بیگم ادیت  
دیکھا کہ زار سے اعلان دھم ادیت  
یون نکلا کہ جاکے دھم ادیت  
مہری وادریا دھم ادیت  
گردن چرخ سے ہونے دھم ادیت  
عم طفرین کیا کون کتا سم پشیرین  
دل مرا آکھون مہری وادریا وادریخ  
جاسیے نے شمع بجکے سر مرن چرائی  
بنش دامن تیرا ایسے صدم  
یون پس ترگان پر دوسری خیم برجا  
شب دکھا کر نور فوج روشن کر غارتگری  
وقت صحبت یار کی گھر میں اندھیر خیا  
راہ جو رہی جھانکنا جو دروہ شمع رو  
شمع سان جلتی ہن سب سوز الم کی ہم طفر  
ہے جلاتا گھر میں گھی کو ڈبت یزمن چرائی  
رویت عین معجزہ حلا حمارم  
بچک کا ہر جو کوئی رخ کا بند پداغ  
کیون داغ تو نہ دی ہن ہر زو جک ہن  
دھوپنے دل سے داغ سما می دھو کر  
ہر چند عیب سب یہ ہوتا ہی داغ کا  
دیکھ جو اذ سکے دانت مسی تو کیا ہی  
دیتا ہی تہا کو بھی وہ چرخ کھن یہ داغ  
انجم کی لاکھون ہن دل چرخ کھن پداغ  
گر جا ہتا ہی ہونہ لکھ میں کھن یہ داغ  
یہ خوشنما سہا سہا کا اس دفن یہ داغ  
ہو رشک کی اگر دل در عدن یہ داغ

بہان پادشاہ کی بیگم ادیت  
دیکھا کہ زار سے اعلان دھم ادیت  
یون نکلا کہ جاکے دھم ادیت  
مہری وادریا دھم ادیت  
گردن چرخ سے ہونے دھم ادیت  
عم طفرین کیا کون کتا سم پشیرین  
دل مرا آکھون مہری وادریا وادریخ  
جاسیے نے شمع بجکے سر مرن چرائی  
بنش دامن تیرا ایسے صدم  
یون پس ترگان پر دوسری خیم برجا  
شب دکھا کر نور فوج روشن کر غارتگری  
وقت صحبت یار کی گھر میں اندھیر خیا  
راہ جو رہی جھانکنا جو دروہ شمع رو  
شمع سان جلتی ہن سب سوز الم کی ہم طفر  
ہے جلاتا گھر میں گھی کو ڈبت یزمن چرائی  
رویت عین معجزہ حلا حمارم  
بچک کا ہر جو کوئی رخ کا بند پداغ  
کیون داغ تو نہ دی ہن ہر زو جک ہن  
دھوپنے دل سے داغ سما می دھو کر  
ہر چند عیب سب یہ ہوتا ہی داغ کا  
دیکھ جو اذ سکے دانت مسی تو کیا ہی  
دیتا ہی تہا کو بھی وہ چرخ کھن یہ داغ  
انجم کی لاکھون ہن دل چرخ کھن پداغ  
گر جا ہتا ہی ہونہ لکھ میں کھن یہ داغ  
یہ خوشنما سہا سہا کا اس دفن یہ داغ  
ہو رشک کی اگر دل در عدن یہ داغ







بازم که جانتی کای دل کز کای دل  
دیده در صحن غایت کوی جهان  
دل کز کای دل کز کای دل  
دیده در صحن غایت کوی جهان

چو مجھ کو کس نہین دل او سکودیا کیوں کردیا زلفت ز کافر تری ہکو آگاہ مین ہوں بیمار محبت نہ کرو میرا علاج وہ کس شوخ شکر ہو لگا دل اپنا	نہین ادس شوخ کی ہم ناز ادا دے ورنہ ہم آگے نہ تھو دام کے واقف ای طبیبو نہین تم میری دوا دے کہ نہ ہر شہر سے وہ اگر نہ دوا دے
--	---

ہنستے کیوں گل کی روش باغ جہان میں غافل اے طفل سہو اگر بیان کی ہو واقف
--

دیکھا اوس قاتل سفاک کو خنجر بہ کف می کشتی کو کون آیا باغ میں آغندہ ہم برد آفسوں کے پیکتو ہن عشق میں خون کی تو فہراروں پر دہن دوا دے پکے دریا میں سرد سو کا کر اشک گرم آنکھ اٹھا کر بھی نہین دیکھتے بن میرا	عاشق سر باز بھرتو ہن ہمیشہ سرب جو صراحی در بغل غنچہ دہن گل ساغر کف چشم سے اپنی شد کی طرح سر کو ہر بہ کف ہر تری دست ستم سے اک جہان محض کف ہوں جہالوں کی جگہ گرداب کے اگلے کف جو کہ نرگس کی طرح رکھتے ہن سیم و زر کف
---	---

دیکھتے قسمت کا لکھا ہو گا اوس دن کیا ظفر ہو و گیا اعمال بد کا اپنے جیوتے کف
--

ہر رقم میں اوسکا انداز رقم مختلف وہ جو پاس دیکھ نہین تھا جکے باغ خلا رو برو عارض کے تیری روشنی خوشی کی	جو قسم سے اوس کا کلا یکلم ہی مختلف کچھ مزاج اذکا بہت آگے کم ہی مختلف صاف مثل نور شمع صیغہ ہی مختلف
--	--

بازم کہ جانتی کای دل کز کای دل  
دیده در صحن غایت کوی جهان  
دل کز کای دل کز کای دل  
دیده در صحن غایت کوی جهان



<p>تکلیف کے ہم نہ کھنڈے گا اور کچھ قاصد          ہر پہل عشق کے آرام ایک دم میں تو          یہ جان کنی جو بڑا کام مشکل اور فریاد          اس قربان عدم کی خبر خدا جاسے          ترا کہ تیرے ہیست میں عشق کی نامہ          قدم سچے رکھے دل رچھبت من          جو دیکھیں تیرے دل میں رتاؤں کی</p>	<p>کرنیے خط میں رقم اپنی بکلیت          کرے ذرا جو میان ہر سچ دم کینہ          کہ اس کو اپنی میں کینہ ہم ککلیت          کہ اذ کو پین ہو یا جانب عدم تکلیف          اور نثار جان پہ جو اس قدر میں ککلیت          یہ راہ وہ ہو کہ جو جہنم ہر قدم تکلیف          کہ نہ شیخ جی صاحب سو ککلیت</p>
---	--

دیا ہے ایسے ست گر کو دل ظلم سے  
 کہ جس سے جان کو ہو پوچھو دیکھ کر تکلیف

روایت تاج چارم

<p>تجربہ شراب عیش کے پوچھو چار حرف          لایک حرف شکوہ زبان پر نہ چرخ کا          جاو جواب نامہ سلم بھر کے خون سے تو          الفت کی شرح کو میں بیاضین بہت سیاہ          بناؤ تو ہو رقیب کے کوٹھی پہ تم مگر          ناحق جو کینہ رکھتا تو مجھے اسے حسب          روز ازل سے نام محمد کے اسی ظفر</p>	<p>اور اس طرح کے ہمزہ چار حرف          بھیج اے ستم شعار کینے پہ چار حرف          دیکھنے اپنے کشتے کے سینے پہ چار حرف          پھیلے ہیں یہ ہزار سینے پہ چار حرف          سن جاؤ میری ٹھہر کے زین پہ چار حرف          لفت تجھ اور اس سے کینے پہ چار حرف          کندہ ہیں اپنے دل کو کینے پہ چار حرف</p>
---	---

Handwritten marginalia in Urdu script, including the title 'تاج چارم' (Taj-e-Charm) and various couplets and notes.















تھا کہ کو مسند کھواب سمجھتے ہیں نصیب		اور وہ جاہلین مسند کھواب کے خاک
صاف دنیا میں دنیا کوئی روشنی		خاک پر لگتی نہیں چادر مہتاب کو خاک
خاک ہو ہون میں آسیر کہ جھٹکے ہو		گر لگے جاگے مری واسن اجا کو بج
تاب دندان سے طغراو کے گرے گز بجلی		
کرے اکدم میں جلا کر درخوش آب کو خاک		
لگی ہو اس تری وحشی کے یہ بے سوز		لگا تو دھڑا اگر بھاڑ پیر میں سو خاک
کمان رہا زور گل خیر تو لے بلبل		اڑا کے لپٹی یا ذخراں چن سے خاک
ہو نہ ہم میں نقطہ راہ عشق میں برہ		ہزار دن ہو بیان قیس کو ہاں سو خاک
ڈرے جو سوز محبت سے دل میں پروا		لو کیا لگا ڈوہ لوح شمع آئین سے خاک
ہر ایک شخص جو زیر ناک مگر رہے		جھڑی ہو کیا کہیں آئین کس سے خاک
بیجا نہ خاک سے واسن کہ ہاں کر گیا کیا		لگے گی زیر زمین جب سے کفن سے خاک
ظہر سے تو بھی وہ آتش زبان کہ ہو جگر		
دل حسود تری گرجی سخن سے خاک		
روایت کا ف جلد دوم		
حال انبا کرے کیا تہا بیمار بیان خاک		دم لہو کی بھلی نہیں تاب تو ان خاک
مالون سے مری آب ہو سنگ و لیکن		اوسکو بنوا کچھ اثر آہ و فغان خاک
جون نقش قدم مل گئے دیان کی میں لاکھ		رکھانہ فلک تو کس کا بھی نشان خاک

دنیائی دنیا میں دنیا کوئی روشنی  
خاک پر لگتی نہیں چادر مہتاب کو خاک  
گر لگے جاگے مری واسن اجا کو بج  
تاب دندان سے طغراو کے گرے گز بجلی  
کرے اکدم میں جلا کر درخوش آب کو خاک  
لگی ہو اس تری وحشی کے یہ بے سوز  
کمان رہا زور گل خیر تو لے بلبل  
ہو نہ ہم میں نقطہ راہ عشق میں برہ  
ڈرے جو سوز محبت سے دل میں پروا  
ہر ایک شخص جو زیر ناک مگر رہے  
بیجا نہ خاک سے واسن کہ ہاں کر گیا کیا  
ظہر سے تو بھی وہ آتش زبان کہ ہو جگر  
دل حسود تری گرجی سخن سے خاک  
روایت کا ف جلد دوم  
حال انبا کرے کیا تہا بیمار بیان خاک  
مالون سے مری آب ہو سنگ و لیکن  
جون نقش قدم مل گئے دیان کی میں لاکھ  
دوسرا دنیا میں دنیا کوئی روشنی  
خاک پر لگتی نہیں چادر مہتاب کو خاک  
گر لگے جاگے مری واسن اجا کو بج  
تاب دندان سے طغراو کے گرے گز بجلی  
کرے اکدم میں جلا کر درخوش آب کو خاک  
لگی ہو اس تری وحشی کے یہ بے سوز  
کمان رہا زور گل خیر تو لے بلبل  
ہو نہ ہم میں نقطہ راہ عشق میں برہ  
ڈرے جو سوز محبت سے دل میں پروا  
ہر ایک شخص جو زیر ناک مگر رہے  
بیجا نہ خاک سے واسن کہ ہاں کر گیا کیا  
ظہر سے تو بھی وہ آتش زبان کہ ہو جگر  
دل حسود تری گرجی سخن سے خاک  
روایت کا ف جلد دوم  
حال انبا کرے کیا تہا بیمار بیان خاک  
مالون سے مری آب ہو سنگ و لیکن  
جون نقش قدم مل گئے دیان کی میں لاکھ

دین























پاؤ کیا شکستہ نئی لہذا دھال کا  
کیا شیشہ شق اسیری میں جو مرغان اسیر  
دلکو بکڑا ہی یا چیم ڈاس یار کے ہاتھ  
قدریوں الفت دیر نہ کی دمی اذ گشتا  
لایا دامن میں گھر بھر کے مگر دیر نہ سک  
ہو دنیا کی سبکدوش نہ منعم نہ فقیر  
دل بلاؤں میں زلف کا ہو کر خواہاں

پہن مائے جب ڈوٹوں اک بال کا  
بیچ کر آپ کو میاں دین جال کا  
پھر سکا پھر نہ چکا یا ہو دال کا  
جیسے ہو جاوے کم جنس کس سال کا  
ابرنیسان دم گر یہ کر دال کا  
کبیں کسں ہو گران و کبیں سال کا  
لیتا سودا کوئی ایسا بھی حال کا

ماہ نے جمع کیا سیم طفر مرنے نہ  
پھر جو دیکھا تو نہیں یار کے اک کال کا

سوز غم میں یہ ملا اذ نتج ہر پیر کے پھل  
باغ عالم میں ہن جو مرد کو خواہاں نہ  
کھاڑی ہن شاخ گمانسہ تری ہی پیر نے  
باغ دل میں شجر آہ لگائے ہن نے  
ہے ذوق سب کا پھل اذ ذوق ہن پر پیر  
رکھو اس باغ میں فیض کیا حیرت نہ

دل جگر و دلوں کے عاشق و لاکے پھل  
پھول بھیا پیر اد نہیں شمشیر کا پھل  
دل مرا جان مکان کو ہر تر کے پھل  
لیکن افسوس لگو نہیں تاثیر کے پھل  
حال مشکین جو کئی ہن ہن ان پیر کے پھل  
کہ نہیں کھاتا کوئی نخل جو نصیر کے پھل

پھل ستارہ کا منجھ سے طفر کیا پوچھوں  
سب وہ کرتے ہن موافق مری نصیر کے پھل

وہ کیا شکستہ نئی لہذا دھال کا  
کیا شیشہ شق اسیری میں جو مرغان اسیر  
دلکو بکڑا ہی یا چیم ڈاس یار کے ہاتھ  
قدریوں الفت دیر نہ کی دمی اذ گشتا  
لایا دامن میں گھر بھر کے مگر دیر نہ سک  
ہو دنیا کی سبکدوش نہ منعم نہ فقیر  
دل بلاؤں میں زلف کا ہو کر خواہاں

پہن مائے جب ڈوٹوں اک بال کا  
بیچ کر آپ کو میاں دین جال کا  
پھر سکا پھر نہ چکا یا ہو دال کا  
جیسے ہو جاوے کم جنس کس سال کا  
ابرنیسان دم گر یہ کر دال کا  
کبیں کسں ہو گران و کبیں سال کا  
لیتا سودا کوئی ایسا بھی حال کا

ماہ نے جمع کیا سیم طفر مرنے نہ  
پھر جو دیکھا تو نہیں یار کے اک کال کا

سوز غم میں یہ ملا اذ نتج ہر پیر کے پھل  
باغ عالم میں ہن جو مرد کو خواہاں نہ  
کھاڑی ہن شاخ گمانسہ تری ہی پیر نے  
باغ دل میں شجر آہ لگائے ہن نے  
ہے ذوق سب کا پھل اذ ذوق ہن پر پیر  
رکھو اس باغ میں فیض کیا حیرت نہ







پھر تے ہین مہر و میر جو گردن  
کھول دیتے ہین میر نالہ آہ  
پوچھ منزل پہ ہم سفر اور ہم  
جاؤ غماز کی نہ باتوں پر  
یہ جو تم دیکھتے ہو غفلت میں  
مہر کیا ذرہ کیا کہ سب میں  
شمع میں ہے وہی تجلی نور

خاطر اس سے نہ گزریا دہ کلام  
کہ وہ ہے تہذیب و تمدن کی قسم

کلیں گے یہ اگر تیری خزیوں کے کام  
 کام کرتا شرفا کا جو فلک ہوتا شریف  
 طمع و حرص ہوا ذکیا انسان کو خراب  
 دولت عشق ہے سینہ ہوا ہر خانہ  
 کرتا ہے حسن کی نیر سے اب تو جو قسم  
 روش نقش قدم خاک میں ملے ہن سدا

اسے طغرائیک بھی کام اوسکا قرنیہ سے منو  
بے قرنیہ کرے گر لاکھ قرنیوں کا کام

سازگار است با هر که سازد  
و در میان غفلت و بیداری

بسیار است از این دو عالم  
که در میان این دو عالم

بسیار است از این دو عالم  
که در میان این دو عالم

بسیار است از این دو عالم  
که در میان این دو عالم







بروانہ لوگناؤ جلاؤ جو اپنی جان  
اے اور کی کوئی شمع شمسان کے تہم

کھٹکا ہر قسم پطرس غشت میں  
رکنہ اپنا دیکھ بھال کے احسا راہتر قدم

دوستی جو مجھ سے دل سے دور کرتی ہیں تم میں یا تو نہ دیکھا ہرگز نہیں ملتے تو کر آ	بہمنی ان کا دل سے دور کرتی ہیں تم انہ سارے شیریں شام سے دور کرتی ہیں تم
سچ کہ خاطر سے کیا گذر دل پر دانہ کی زیر شمشیر ستم بھی لے کر دیتے ہیں دعا	پیارے جو اس سے محفل سے دور کرتی ہیں تم کیا محبت اپنے قاتل سے دور کرتی ہیں تم
دلکش بل کھاؤ بابا سو پھر دھسار پر محبوبت پر مہمان ہو خوش آئی دیں	آرزو دوسرے کی تہل سے دور کرتی ہیں تم ہم ہیں عاقل بل خاطر سے دور کرتی ہیں تم

دل قدر اے ہن نام مخدوم پرانہ طغر  
غش اپنے پر کمال سے دل ستر میں ہم

اردلیت میسم جلی چارم

دیکھان ڈان کہ تھو دن تیر پاس تم لیا ستم پر بھیجے ہیں جو دشمن تھیں	سننے بھی اگر نہیں اک بات میر پاس تم بھیجے رہے ہو وہی غات میر پاس تم
تیا ہون اجرت میں انعام میں عاقبت کلیفنی جو تھو زوشی کہ سنیت اگر	لاؤ ہو خط ادس کا کیا نیرات میر پاس تم تو گدا داک برسن سات میر پاس تم
قائل س پاس تہ کا ہوت ایو مران	اڈکو پاس او روں کے ہوا ورات میر پاس تم

انکھان ہن کہ ہوا ورات میر پاس تم  
انکھان ہن کہ ہوا ورات میر پاس تم



















دانش آموزان و استادان محترمین  
در این کتابخانه  
کتابهای قدیم و جدید  
در دسترس شماست  
لطفاً در استفاده از این کتابخانه  
ملاحظه فرمایید  
و در صورت نیاز  
با مسئولین کتابخانه  
مراجعه فرمایید  
تقدیر و تشکر  
از شما عزیزان  
رئیس کتابخانه

هم کجاست طلب ساغر چه ساغر اورین راه از نیکی اور و اور و کور هر دوین مهر سوزون و تو گویا نخل شمر و اورین هم تبسم من و که دل من رنجد و اورین صل بھی تھری ہن لیکن و تھرا و اورین و جو گری سی ابھی شاید کچھ اٹکر اورین دیکھو ہر شب عیان تائیدہ اختر اورین	تم کے خم خالی کیو سانی کو لیکن اب پیر و عشق بنو نکو کیا عرض جو خضر اہل بخشش و برابر ہون ان سجدہ جو ہر دل میں وہی سجدہ کا ہن منہ خوبی جو ہر پانی و ہر اک سے ہتیار سوز غم سے طے فاکس تو ہو نہیں چکا شولہ آہ و فغان سے ہم سر چرخ گن
---	--

ہم قناعت کو تری دولت سمجھتے ہیں ظفر و ہونڈھتے جو زر کو ہن وہ طالب را وین
---

بچھائے نرا اگر آگیا یاروں کے قابو میں چند سی ہنس ل کے خرابیوں کے قابو میں نہیں موت اپنی تیر ہماروں کے قابو میں نہیں ر ہن بیکل ہوشن تیروں کے قابو میں کہ یہ تو آگیا بچارہ ان چاروں کے قابو میں کہ اپنے آچر جو ہم مرم زاروں کے قابو میں	ابھی ہر نہیں آیا وینواروں کے قابو میں منافع کو جو مجر و حضرت عشق اکبر ابھی مرجائیں یاں زندگی کے ہن لکڑ وہ چشم مست آہو کہ تیر کے سا ظالم گاہ ناز و انداز و ادا دن کی کونکر کین ہن مرم ہر ہر مشکو و زور
--	--

ظفر چاہی رہو دیکھ اہل صومہ سے تو خدا کی واسطے آنا نہ مکاروں کے قابو میں
--

دانش آموزان و استادان محترمین  
در این کتابخانه  
کتابهای قدیم و جدید  
در دسترس شماست  
لطفاً در استفاده از این کتابخانه  
ملاحظه فرمایید  
و در صورت نیاز  
با مسئولین کتابخانه  
مراجعه فرمایید  
تقدیر و تشکر  
از شما عزیزان  
رئیس کتابخانه

دانش آموزان و استادان محترمین  
در این کتابخانه  
کتابهای قدیم و جدید  
در دسترس شماست  
لطفاً در استفاده از این کتابخانه  
ملاحظه فرمایید  
و در صورت نیاز  
با مسئولین کتابخانه  
مراجعه فرمایید  
تقدیر و تشکر  
از شما عزیزان  
رئیس کتابخانه

دانش آموزان و استادان محترمین  
در این کتابخانه  
کتابهای قدیم و جدید  
در دسترس شماست  
لطفاً در استفاده از این کتابخانه  
ملاحظه فرمایید  
و در صورت نیاز  
با مسئولین کتابخانه  
مراجعه فرمایید  
تقدیر و تشکر  
از شما عزیزان  
رئیس کتابخانه

دانش آموزان و استادان محترمین  
در این کتابخانه  
کتابهای قدیم و جدید  
در دسترس شماست  
لطفاً در استفاده از این کتابخانه  
ملاحظه فرمایید  
و در صورت نیاز  
با مسئولین کتابخانه  
مراجعه فرمایید  
تقدیر و تشکر  
از شما عزیزان  
رئیس کتابخانه

دانش آموزان و استادان محترمین  
در این کتابخانه  
کتابهای قدیم و جدید  
در دسترس شماست  
لطفاً در استفاده از این کتابخانه  
ملاحظه فرمایید  
و در صورت نیاز  
با مسئولین کتابخانه  
مراجعه فرمایید  
تقدیر و تشکر  
از شما عزیزان  
رئیس کتابخانه



دو گھڑی کیلئے کسولے یان آؤں  
دو مہینہ تمام جاؤ کرستہ تہوں دون

ایک دن بھی جو ذرا انکو خدا دیتے ہیں  
اسے طوفان سے تباہ کر دیتا ہے

لاغری کیون تری اندوگین کی ہر  
گو تراد سوز سرگرم فغان ہن جل  
یہ حلاوت بر محبت کی سرسبز بادون  
خاک میں بھی جسم جو غافل نہیں رہا  
جی میں جو میر لکھون قاتل تری ح  
قابل نفرت ہو وہ یان تک نہ جو کونین

آگے اون آنکھوں کی توجہ کرستہ تہوں  
توڑ ڈالوں مار کر آہیں کی ٹہنی

جو سر تا قدم دس میر بہ چین کو کین  
عروصن ہر یان تک آنکھیں کہ کیا ارکان  
تری ہن ناز واد ابھی عجب طرح کے وز  
جو تیرے ناکو والہ ہن تجکو تہا کے ہن  
نصیب نہ اون آنکھوں کو نور بنائی  
تکین نہ راہ اصل کی وہ خون گرفتہ کبھی

میر کی ہر بات کو کین  
جو تیرے ناکو والہ ہن  
نصیب نہ اون آنکھوں کو نور بنائی  
تکین نہ راہ اصل کی وہ خون گرفتہ کبھی

میر کی ہر بات کو کین  
جو تیرے ناکو والہ ہن  
نصیب نہ اون آنکھوں کو نور بنائی  
تکین نہ راہ اصل کی وہ خون گرفتہ کبھی



مجله یقین و بات حری بخوبی جانیکه و شیکه گره اگر چه ده سو بار نبین

جس شرح غریب کے یکروں دفتر سیاہ ہوں  
کیونکہ قلم سماوی کے وہ دو چار نہ زمین

نہ پوچھو اوس ہر نامہ زبان کی باتیں  
 وہ بوسے میں گرا پڑے باعث ملکین  
 جو ایک ہو تو کون میں تو صبح تا شام  
 نہ کچھ شکوہ مرا عجب ایسا کہ سب سے بہین  
 تری شہ تری ابرو مجھ میں یاد آئی  
 کیا ہو جس نے کہ بازار عشق میں دا  
 کے در صنعت کو کچھ اس طرح نہیں  
 سینہ ز قفس ہی کرنے پر امتحان وفا

وہ گالیاں ہی سنا رہا ہے اسے غصہ لیکن  
نیکوے خوش آتی ہیں اس پر زبان کی باتیں

تیرے لیے اٹک کسی اٹکاؤ پر نہیں  
 تھکے اٹھاتا ہاتھ کے جھڑکاؤ نہیں  
 مشکین بیا کھینچد وٹکاؤ پر نہیں  
 کچھ پیار ڈگلیوں ہی کی کھینچاؤ نہیں

[illegible]











بڑا اگر تم کہیں کس واسطے باتیں نکالتی کی  
 تیرے کہ لوگ میرے قفل کی جی سے نہیں کہتے

حضرت مرزا جو کچھ کہ انیا تھا اسے کہتے ہیں  
جو کو جو زمین کے قائل کہ جہنم میں سرور ہے

طاف محترم اور تفریحی ایک مین و نون  
اونہیں جو کچھ کہتے خط من لکھ اکتاس کہتے من

بلا سحر و جادو ہوتا رہا دل افشا ہر روز زمین  
 ہنستا تا ہر ذرا تو عالم رویا میں جوا کر  
 بڑا ہر کشتی اقبال کا کار و ناز مانے میں  
 مری دیوانگی کا اتر پیرو ہر عجب عالم  
 ہزاروں لگی کوشش میں دل نہیں لگتا  
 غبار و سناں رکھ دسویں راہ ہر زمین جاتا  
 سنا ہر نوح کو طوفان کو یاروں کا نون سے  
 لگتا گیسو پہننے کو کہ مثل شمع گھل گھل کر

نہ رو کو مجبور و فریاد فرما تاہو بدین  
 بسر کردتا ماری شب تیشا ہر بدین  
 مری آنکھوں نے وہ طوفان کیا ہوا ہر بدین  
 کبھی رو دین ہنسائی کبھی ہر بدین  
 جو تجھ میں اپنا جی لگتا تو لگتا ہر بدین  
 اگرچہ میری چشموں سے روانہ رہا ہر بدین  
 مگر آنکھوں سے اپنی ہنر وہ کیا ہر بدین  
 بہا جاتا ترا دسوز مہر تیا ہر بدین

خفقہ ہر رونا روئین جا کر سامنے کس کے  
رہا کون اپنے آنسو بولتے والی روئی میں

یون سولہ سوز غم سر اٹھا دل کو داغ میں  
 رخ پر ترے پسینے کے قطر وں کے ہر بہا  
 ناصح نصیحتیں تری ہم سن چکے بہت

جیسے بھڑک گیا ہوسب لڑا جلاخ میں  
کیا پھول چاندنی کو ہیں متساوی مانع میں  
خاموش ہو کہ اب زمین مانتا مانع میں

ف



دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار و اسرار  
دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار و اسرار  
دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار و اسرار

فلک پر جب بھی منہ ہلال عید کو دیکھا نصو میں لب لعلین کو تیرے در پہیں ہم آتما شاہو کو رہا مردیک کے سے قدر کرگی ایک پل میں دیکھا وہ خون رو صدف میں ہن گھر ہر گرجان عشق کی	بہینہ پھر بھی صورت تری اسرو کی آنکھوں میں نہ کیوں کو ہو قطر ہر ہون چلے آنسو کی آنکھوں میں کھنچے تصویر ہر طلقہ گیسو کی آنکھوں میں نشت کی ہر جو سرخی ادس شہزادہ خوں کی آنکھوں میں آرزو غمیدہ کی ہون میں نہیں ہون کی آنکھوں میں
---	--

آطر ادس دلبر پردہ نشین کو میں کہاں رکھوں  
نہ دل میں نہ ہر کوئی جگر قابو کی آنکھوں میں

آپ کیا اودن کے لینگے اورہ کیا دنگ تھیں ماں کو گر جلوہ اپنا وہ دکھا دنگ تھیں سودہ ہو چیں کیونکر شکار تم مجھے تم ہن کو سو گد لکین ہم نہ کو نیلے گھی تم دکھا تو ہو ہن امی نو خطو کیا باغ بہر کھوئی ہوا امی آنسو و تہی ہاری آبرو لوگے ملکر حضرت دل ان دعا باز ہو کیا تم کرو امی عند لیون باغ میں تالہ نہرا	ہمتو دل کیا جان بھی دلدرا دنگ تھیں کیسے ہر دانا ہو دیوانہ ہن دنگ تھیں میر ہما لے دیکھا شب کو جگادنگ تھیں بلکہ جب کو سو گد ہما ہم دعا دنگ تھیں گل کھلا کر کچھ تماشا ہم دکھا دنگ تھیں دیکھ لینا خاک میں ہم بھی ملا دنگ تھیں وہ ہن عیار بٹ نیلے دعا دنگ تھیں شکے غم چکیوں میں اڑا دنگ تھیں
---	--

ان طرف زخیم جا رہی وہ چہرہ کنیکے ہمک  
اس محبت کا فراہی جکھا دنگ تھیں

دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار و اسرار  
دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار و اسرار  
دل مصطفیٰ را شکر و ادائیگی  
بیاورد اسرار و اسرار











کیا خدا سوہ ملاو گناہ پہ فائدہ نہ پہنچا

۱- خط نسخہ انیس سو سے چنانچہ یہ سب لکھنا دیکھو

جو کہ واقعت نہ کہیں عشق کے آثار سے بہرہ

گر قتل کا یہ عزم تو تمشیر دکھا دو  
ما حشر منو خواہش نشانہ سنبھل  
چہر الیں آنکھیں اسی حسرت سے  
یاں مک کشش لے تھیں لا رہا کشتہ  
ابنی ہی دیو آد کہ پوچھی تو ساکت کھنک  
تم تیغ بکت پھر تو ہو کیوں کس پر کیا ہکا

یا آس کے تم انہی سے اسکو پکارا  
تم بکھو اگر نہ لطف کر گیا دیکھا دو  
نکاح بکھو دیر یا رکی زنجیر دیکھا دو  
سے مجھسا کوئی صابن یا شیر دیکھا دو  
ورنہ کوئی ایسا تو ہن تیر دیکھا دو  
ہو آج قضا کی گلو گیر دیکھا دو

تبدیلِ قوانی سے شرفِ دیکھیں تو اس دم

۱۰۸ اور غزالی کہ جہنم میں مرد کھادو

شعله جو سوز دل سر گل و گیسو آه هو  
سیل مهر شک چشم و همراه هواگر  
دکلا دن بین جو سوزش دنگو بر نیکی  
کلمک جلی تو شمع بگر سوز سر بنا

چو بیکان تمنایان به سریر آه  
چون سر د آب جویان تو قیر آه  
چیران و بیکه عالم تنویر آه  
مانی جو گنجینه مری تصویر آه

مالان ہین ایک عمر سے ہم ایسے مختلف

کب اوسکے دل میں دیکھیے تاخیر آہ ہر

[illegible]











۱۳۱  
 این کتاب از کتابخانه  
 آستان قدس رضوی است  
 شماره ثبت ۱۳۱  
 تاریخ ثبت ۱۳۱۰  
 این کتاب از کتابخانه  
 آستان قدس رضوی است  
 شماره ثبت ۱۳۱  
 تاریخ ثبت ۱۳۱۰

<p>خدا کی واسطے اے ہمدرد نہ بود تم          تمہارے عشق کی رسوا کیا جہانیں ہیں          منہ تمہاری جو تیغ نکلا ہے کے ادمان</p>	<p>پیام لایا ہے کیا نامہ بردہ ان سنو          ہمارا ذکر نہ تم کیونکر اک جہان سے سنو          تو میری زخم جگر کے لب دیان سے سنو</p>
---	--

طفت و ده لوبه تو کیا دیگا بر کوئی دشنام  
چو تکو بدستش اموادش شوخ و لسان گشو

کستای کون تیر که خنجر به کف نه بود  
خاطر نشان نه دل کی تا بود کنگر کجی  
آتی پرینه کبری عاشق کی تو صد  
جیب تک که خوب عشق میں عاشق خوب  
بهرین و چرخ بر سر می خیزد تر این  
برحق ہیں جان نثار محبت تاملت نہو  
جستاک کہ تیری تیرنگ کا ہوت نہ ہو  
مخل میں اداس کی گرہیں آزار دہن نہو  
جہاں وہ یہ کہ ہو مجھ غر و مشرف نہ ہو  
نارازان در خوش آب یہ تو ای صدق نہو

اقترب ہے ہمارا پرندہ دار اسے طفلی  
گو وہ اگر نہیں ہے ہماری طرف نہو

اگر ہر دل میں محبت کا داغ اچھا ہو  
 کہیں نہ سیر ہو جی می کشون کا اسامی  
 ہر دم داغ سرور سوز دل کو نینکلو  
 غم کو محبت ہو کس طرح اطلق میں تیرے  
 دل اوس کی زلفت کو چر میں گم میرا

خدا کا گھر جو منو ہے چراغ اچھا ہو  
 کہ جیب تلک نہ لبالب آیاغ اچھا ہو  
 کہ ایک سینے میں تیار باغ اچھا ہو  
 مگر یہ جیب ہو کہ طوطی کی زاغ اچھا ہو  
 تباہ شانہ اگر کچھ سہراغ اچھا ہو

[illegible]



تیری خرابی تم ابرو دین پر پیدا کرے  
دع کرنا جس کا اذیتاں کچھ منسوب رہو

باقی سے جا کر طف بچہ ہاتھ آئی یا نہ آئی  
پر ہر دل گم جسکا اوسکو حب واجب ہی ہو

روایت و او خلد سوم

اگر ناز سے وہ صحن میں رکھ چیں گے بانو  
و حشت کو میری دیکھ کے جو بھو جو زنی  
و عشق کیا صلاح ہر تیری بتا نہی  
اتنا آہ و نالے سے اپنے ہوا ہے  
شیریں کو بھرنو ہوس سہرخی کفک  
یاں تک ہر شوق دشت نویدی کہ دوں  
شیطان کو سوچ اپنی اگر خدمت و سوا  
کیونکر نکل سکے دل وحشی کہ نہیں گئے

جو زمین پر کے گل او گلبد کے  
اک حبیب میں شکست نہ جاتا پرت کر پا  
لوتن شیخ کفر دم کہ پڑون رہیں پاؤ  
ادول سینہ میں کعبہ حرم کے پاؤ  
رنگین کمر لکڑی اگر گوشتیں کر پاؤ  
میں پڑے بعد مرگ بھی ماہر کفن کے پاؤ  
دھود دھوپ و زہر پر کر و فتن کے پاؤ  
بھندہ در میں آؤ سکا ہنٹ شکار شکار کے پاؤ

دشت جنون میں اتنی بھی دسوت نہیں فرماؤ

ایک صائم حواک ذرا مر سے دلوانے میں پانچ

دوست با همی بود و پور دوستی که بود  
سجین مین کیا کرد که یکشونین

یا کسی کو کر کے کوئی نام یا کسی کو رہو  
غیر سان خاموشیوں کو میٹھے ہو کر

[illegible]















تہ چھوڑا پر نہ چھوڑا مٹا غیر کا پیار	ہاں تو کھا گیا یہ غم بھلا مانو ہر مانو
مٹھاری دوستی میں مر گئی لاکھوں زخم	تھیں ہو دشمن عالم بھلا مانو ہر مانو
تھوڑے دن شکم کی ہر کیسی بندھا مجھ کو	ہر دن کو منہ لگا کر ہو بھلو نہ تو نفرت ہو
کھانا بیل نے عشق گل میں حاصل نہ ہو	ظن ہے کہ یہی پس غم بھلا مانو ہر مانو
کسی رت تو میں درخت پہنچ کر جان بک	بہان میں نظر آتا ہر اک نہ صبر مجھ کو
اکوین غیب سے کیا آگیا اک دل پہ مکا سا	کہ غم میں سجا کر چکیاں یہ آڑا مجھ کو
مردنالہ دل نہ بھری ہر کان اپنے تو	بھاگ کر دوش ہی پر تلے بار صبا مجھ کو
محبت کو جو دل اتنا میں سہل سمجھا ہے	ترا جوڑا جو شب یاد آیا نہ تھا مجھ کو
یوں ہیں ان پر ہم نہ ہونگے تو ہونگے	ترے یہ چھوڑے جن خوش آئیں کیا مجھ کو
بتوں پر زار ہو کر ہم نہ ہونگے تو ہونگے	نظر کھینچا دہری آتا ہے اسکا اتھا مجھ کو
اگر ہم بائل زلف دوتا ہونگے تو ہونگے	مرا اس عشق کا وہ ہے کہ جس سے مر بیوے
ملنے کے بلے اس آسائے میدان محبت	میں ہے یاد دنیا کا کھنکھائی فرا مجھ کو
درا آئیں سہی ہر قتل عشاق تک نے	جو ہم پر موجود جنما ہو کر تو ہونگے
	تھیں بھر گیا گنہگار ہونگے تو ہونگے
	کے کیا کیا گرفتار ہونگے تو ہونگے
	اگر ہم شتر تیغ بجا ہونگے تو ہونگے
	جو لاکھوں فتنہ شتر بیا ہونگے تو ہونگے

ہاں تو کھا گیا یہ غم بھلا مانو ہر مانو  
 تھیں ہو دشمن عالم بھلا مانو ہر مانو  
 ہر دن کو منہ لگا کر ہو بھلو نہ تو نفرت ہو  
 ظن ہے کہ یہی پس غم بھلا مانو ہر مانو  
 بہان میں نظر آتا ہر اک نہ صبر مجھ کو  
 کہ غم میں سجا کر چکیاں یہ آڑا مجھ کو  
 بھاگ کر دوش ہی پر تلے بار صبا مجھ کو  
 ترا جوڑا جو شب یاد آیا نہ تھا مجھ کو  
 ترے یہ چھوڑے جن خوش آئیں کیا مجھ کو  
 نظر کھینچا دہری آتا ہے اسکا اتھا مجھ کو  
 مرا اس عشق کا وہ ہے کہ جس سے مر بیوے  
 میں ہے یاد دنیا کا کھنکھائی فرا مجھ کو  
 جو ہم پر موجود جنما ہو کر تو ہونگے  
 تھیں بھر گیا گنہگار ہونگے تو ہونگے  
 کے کیا کیا گرفتار ہونگے تو ہونگے  
 اگر ہم شتر تیغ بجا ہونگے تو ہونگے  
 جو لاکھوں فتنہ شتر بیا ہونگے تو ہونگے















جی لکے کیونکر کیں اپنا جست تری	اک خدائی ہو کیا دل و منم برداشت
جان اپنی اوٹھا دیستم کش کیون نہ پاتہ	اگر شکر تو جو ہو تیخ مستم برداشت
ہو گیا مضمون گریہ کی مری تاثیر سے	لیقلم کا غم مرے نا، کیا غم برداشت

کسکو برداشت اتی کسکا عشق میں یہ حوصلہ  
ہو طوطی کی طرح چورچ و الم برداشت

توڑ کیا جاڑ نکالا ہے کدھر کا رستہ	تیرے گہر گدہ پر سیدھا مر گھر کا رستہ
رکھ قدم راہ محبت میں سنبھل کر اپنا	دیکھ لہو دل کہ یہ ہو خوت و خطر کا رستہ
وہ نہ آیلو شب عدو تو ہم مسیح تلمک	سینھے دیکھا کیسے اوس شکر کا رستہ
نہ کراہی پر دہ نشین وزن دیوار کو بند	دیکھ رہے دی کھلا تو یہ نظر کا رستہ
تاماہ شوق کی تاثیر سے فاصلہ مرے	ٹپے گھڑی بھرتی کیا آٹھ ہر کا رستہ
چارہ زخم کو سینے کے لگامت مانے	بند ہو جائیگا فریاد جگر کا رستہ

پاسبان چنگے تری کہ سبے میں نا کھون لیکن  
روک سکنے کا منین کوئی ظفر کا رستہ

نجل ہے دیکھ کے ابرو دہاں کیسا کچھ	اسی سو جاڑ کہ ہو جاں کیسا کچھ
فلک کے منے تار تو کر نہ معلوم	کھنڈ نہ یہ کہ تو اس رخ کا حال کیسا کچھ
جو دوست تھے وہ ہیں دشمن عجب تماشا	ہوا دیو گھوڑا سا رخ کا حال کیسا کچھ
مری زوال سو جاں لوگاں کو ہیرے	زوال یہ تو ہو گا کمال کیسا کچھ

Handwritten marginalia in Urdu script, including phrases like "جی لکے کیونکر کیں اپنا جست تری", "جان اپنی اوٹھا دیستم کش کیون نہ پاتہ", "ہو گیا مضمون گریہ کی مری تاثیر سے", "کسکو برداشت اتی کسکا عشق میں یہ حوصلہ", "ہو طوطی کی طرح چورچ و الم برداشت", "توڑ کیا جاڑ نکالا ہے کدھر کا رستہ", "رکھ قدم راہ محبت میں سنبھل کر اپنا", "وہ نہ آیلو شب عدو تو ہم مسیح تلمک", "نہ کراہی پر دہ نشین وزن دیوار کو بند", "تاماہ شوق کی تاثیر سے فاصلہ مرے", "چارہ زخم کو سینے کے لگامت مانے", "پاسبان چنگے تری کہ سبے میں نا کھون لیکن", "روک سکنے کا منین کوئی ظفر کا رستہ", "نجل ہے دیکھ کے ابرو دہاں کیسا کچھ", "فلک کے منے تار تو کر نہ معلوم", "جو دوست تھے وہ ہیں دشمن عجب تماشا", "مری زوال سو جاں لوگاں کو ہیرے", "اسی سو جاڑ کہ ہو جاں کیسا کچھ", "کھنڈ نہ یہ کہ تو اس رخ کا حال کیسا کچھ", "ہوا دیو گھوڑا سا رخ کا حال کیسا کچھ", "زوال یہ تو ہو گا کمال کیسا کچھ".







کبھی تو رقعہ طالب میں مر خدا کیلئے  
کئے ہر کون کہ نظر اوسکو تو نہ لکھہ ادا  
خشب میری پڑ بھی کتاب میں ہو کہ

کوئی ملاپ کا رستہ صبر نکال کر لکھہ  
پیر اپنا ہر نہ باہر قدم نکال کر لکھہ  
کوئی تو نہ آزار غصہ نہ کر لکھہ

پڑھو وہ دلبر نوخیز شہر نشین سے  
کچھ ایسی توئی طرز تیسہ چل کر لکھہ

اوسکے کچھ لپٹا ن ایٹھ کانے کی جگہ  
تھینے کو تم اگر سمجھ نہ چڑھاؤ اپنے  
نقش بر آب ہستی کی نہیں کچھ بنیا  
دل پر گرز خم نہو کوئی تو کیا ہو معلوم  
کیا کرین جائیں اگر آپ نہ ہم یا کر پاس  
تھکے اسی شمع ہوا سر کے گٹانے میں نریغ  
قطرہ خون جگہ پر مرے آب خوش  
ایک انداز نہ تھا تیرنگہ کو دل میں

کہ جان ہموئے آٹھ لٹا کی جگہ  
تو نہوا اوسکو کہیں روکھائی جگہ  
ای حساب سپہ کسان گھر کے بنائی جگہ  
کہ یہ ہونا دک جانان کے نشا کی جگہ  
گھر میں جیل بنو نہوا سے بھا کی جگہ  
جا شادی نہیں اشک سنا کی جگہ  
دہی پانی کی جگہ دہی دا کی جگہ  
کہ نہیں اور کوئی اور کنگاری کی جگہ

ہے یہ انہو غم و رنج ہجوم غمیرت  
انہیں سینہ میں ظفر دم کے سنا کی جگہ

سنے پہ دھیر دیکھہ ذرا ایک بار ہا  
ہو جا دسترس جو تری زلفت تک مجھ

یہ حال ہے کہ اتھا دل چار چار ہاتھ  
سین جانوں آگیا مری ملک تار ہا

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like "روایت نامی", "مذہب", "کتاب", and "میر".



1997

یہ کہنے کی کئی جگہں خاتمہ قدرتی

کہ جس سے ہو ترا مشہور نام بیوہ  
 یہ کہ خیال ہن صبح و شام بیوہ  
 ہوا کہ خالق کا کیوں از و حام بیوہ  
 بغیر بادہ کہ میستا و جام بیوہ  
 ہے ایک لاف کہ ای خوشترام بیوہ  
 کہ گاعرض نہ کچھہ غلام بیوہ  
 کلام کرتا ہی ان لا کلام بیوہ  
 ہمار عشق میں بین دیو لون کام بیوہ

کہ کر ہر ایک کو خود کلام ہو وہ  
 نصیب ہو گا نہ ہرگز وہ بوسہ رخ دور  
 تر و شید محبت کی نقش پر قاتل  
 ہوا شکستہ خون ہو فیاض ہو دیدار  
 تر و ترام کے آگے غور و زتنہ حشر  
 جو دل میں آسوز یاد و محکوم حضرت  
 نہیں دہن میں مر غنی لب کی جان  
 نہ کچھ گریہ حاصل آہ و نالہ کر

بزرگ ریشی محمدی علیہ السلام ذکر خدا

بغیر اسکے ہیں باتین تمام ہو وہ

اگر کسی باغیہ سے ٹوٹا تراق سے شیشہ  
 ہوا نصیب کبھی اتفاق سے شیشہ  
 ملے ہر جام سے کیا اشتیاق سے شیشہ  
 بھرا ہوا یہ زیر نفاق سے شیشہ  
 تو آذر ہم میں اک طمطراق سے شیشہ

ہین تو جام ہی پر التارہ ساقی  
 بہشت لوت میں عبقوری ہر دم صلیب  
 نہ کر فلک سے طلب شربت بہشت کی  
 اگر اشارہ ہو چہ چشم مست ساقی کا

[illegible]











یک تخت یاد تیر علی بن ابی طالب سے لیکے چکیاں دل ز تاج و تاج جسکی نظر میں گزشت جام شراب کی ہر مرت جھیر کر سنا تو قانون بن چکے	ہر اک جو کو تیر بن کر در جام زکرا نکو جام شراب ساقی دوران کے سہل جانہ انقلاب لگتا ہر تار پاش ہمارا باب ساقی
---	--

مے کے نشہ میں لکھو ادراک غزل طغراب ہر شعر چسکا سمجھے با آب و تاب ساقی
--

کیونکہ نکستی تو ہر دم حجاب ساقی در جام گل میں بھر کر صبا ساقی اس ابرو میں خوش آؤ کہ نہ سیر تخت دل پر شتر قمرگان یہ نہیں	سچا اپنا اندرون میں عیش ساقی آنکھوں میں مجھ کو دین ہم آفتاب ساقی کشتیوں پر سیر جام حباب ساقی لایا ہوں تیری خاطر جام شراب ساقی
ابرو کا تیری جلوہ دیکھا ہے شایاد سنبھل کر کیا پریشان ہو دیکھتے تیری ساغر کشی ہماری مت پر چھو کر تجھ جیز لنت رخ کو تیری دیکھ کر یہ کہی	جو باد نو ہر شب کو یاد رکھا ساقی سوج نسیم کو بھی ہر صبح و تاب ساقی پیتے ہیں نہ دل ہم جا شراب ساقی کیا جلوہ گر ہیں با ہم رقص ساقی
اسرا بر اسق امین دل کو گمانہ میر تجھ میں ٹپک باغ تیرے یہ کونستہ ساغر کشی خاطر میں نشہ میں کہی	پیر صبا نہ لکنا اب آشتاب ساقی ساغر میں ہر روز تاج شہر مرآب ساقی شیشے پر عین شایہ مست خواب ساقی

میں لکھتا ہوں تیری ہر حرف  
میں لکھتا ہوں تیری ہر حرف  
میں لکھتا ہوں تیری ہر حرف  
میں لکھتا ہوں تیری ہر حرف

خاتمہ غزلت و مثنوی  
این بر تیر می جو در کمال  
میں لکھتا ہوں تیری ہر حرف  
میں لکھتا ہوں تیری ہر حرف  
میں لکھتا ہوں تیری ہر حرف  
میں لکھتا ہوں تیری ہر حرف



یاد آئی جو اس آئینہ

نودہ اب شیر زبان برغن من یہ پطفہ  
جز ترے کون جڑتے منہ یہ کرسم یانی کے

مستقل ساغر کماشیتے ہیں یہ دھندلے پر  
پیٹ میں بانی ابھی کبوتر نہ بادل کا پر  
داغ انگاروں کے سینہ میں منتقل کے پر  
بوجھ سے لپکے میان ہر ٹونہ ہیکل کے پر  
قشہ لب کد در میان میں ہم ہی قتل کو پر  
کل میں تو فرشتے کے سطح مائل کے پر  
آبے دریا کی چھاتی پر میں جیل کے پر  
پارہ یا قوت ہیں اسن میں فیل کے پر  
اب تلک سے سوختی پیا رتم جان کا کو پر  
نوح تیر دکان بات ای پیٹ کو ہاکی پر

یاس داغ دل کو سو غم کی دین چھلکے  
 دیکھ کر اے مردمان اس شرمگاہ کو مر  
 اپنا ہر وہ سینہ سوزان کہ جسکے رشک  
 کیونکہ میں آغوش میں کھینچوں سو جسکی کمر  
 سب ہو سیراب آبِ تیغ اور قاتل  
 تو ہی گراں بخواب ہو ہے نہ اے آرام خان  
 مت جابا دیکھو سمجھ کر تو میں سے شک نہ  
 فیض سے خون کٹ کے پا ہمارا خون  
 کیا میں نے چھپا بہت مجھ معلوم ہے  
 بوئے ماتھا کوٹ کر آخر کہا ہے پر کہا

سجہ گوہر کی کنیہ خواہش ہے ہکواؤ ظفر  
ہین گلین مارا نے یاں مسلسل کی دیر

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

چونکہ یہ سب کچھ دیرہ تربیہ  
دیکھنا ہم نہیں آؤ گئے کے میان ملک  
نیا ہوا ہو خنیا دل پر داغ جو ہم

وہ کہے سب دور  
دوبی کی کیا کروں اب  
پور کے نہ وہ ہو سکے  
یا دانی پر اس آئینہ روکی کج  
سب گلشن یار وں بند خواب  
آپا بگیں میری طرح نہیں ہوں  
میں بھی مایوسی تو جو ہے  
میرا ہون وی تو جو ہے  
کھانا نہیں ہر دم

روز



روز و فاسات کا نو خطر کچھ نہیں تھے	ای ہمنشین پریش ہجران کا پوز بھی
دوریا کا پاٹ تختہ واسن تو بگیا	اور اس کی یاد کھائیگی اور چشم تر بھی
چاک قفس سے بکھیر رہا ہوں خچن	صیاد پر نہیں ہوس بال پر بھی

چلوہ او سی کا دیر و حرم میں ہر اعظم  
آتا نہیں ہے او سکے سوا کچھ نظر نہیں

جب سے وہ چٹا ہاتھ سے دامان سہارا  
 بالین سے دم نزع بھی آیا نہ تمنا  
 ہم بسکہ ہیں کشتہ تر ہے اس تیز نگہ کے  
 کہتے ہیں کہ تیغ کو دھرا سان پہ اور  
 سخت جگر و اشک ہیں حاضر تر و آگے  
 جمیعت دل تیرے سبب ہیں ہر ہم

ہے تب سے خون دست گریبان  
 سب رکھی زہر دل ہی میں ارمان  
 ہو یاں جان جاہن قربان سہارا  
 یہ سنتے ہی بس اڑ گئی اداں  
 یہ فعل ہیں وہ گوہر غلطان سہارا  
 کیون قصد میں ٹہری زلفت پریشان

آیا ہے قلعہ چنیک کے پوشاک وہ گلگون  
قاتل نے کیے قتل کے سامان ہمارے

جانمندی کی سیر خوبان تاسخ و کھیا کی  
کیا کمون کیونکر تھر رشک تھر و کھیا کی  
شب بچہ کیا ہم ہی اور رشک تھر و کھیا کی  
مجھ ہوئی تسکین تجھ میں اس لہریں کو  
اور ہم او کا رخ رشک تھر و کھیا کی  
وہ نظر آئے نہ جبکہ بھر نظر و کھیا کی  
ماؤ پروین بھی ترارخ تاسخ و کھیا کی  
گوتہ ہی تصویر ہم آکھوں و کھیا کی

چنان مشق در این حال پیش آوردن شکایت است این  
دو سبب در مشق شکایت است این







ہم کو خطرہ تھا کہ لوگوں میں چرچا اور کچھ ملنے نہ لگے ہو کہ اڑ جائیگا سب سنگ اڑ آئیاں خاک میں جو خاک میں ڈھونڈ لگتی آؤ گرا آنا ہی کیوں گن گن کر رکھتے ہیں ہو گیا جسدِ انہی دل براد سلو اختیار جب قدم اوس کا فریب کش کیا تب پر کھینچتے ہی تیغ ادا کر دم ہوا انبا ہوا اور تو غمخوار ساری کر کے غمخوار گی	بات خطا نہ ہو تیری پر ہماری رہی دل میں بعد از مرگ کچھ گرتے تیری رہی خاکساری خاک کی کر خاکساری رہی اور کوئی دم کی ہو یا نہ شام رہی اختیار انبا کیا بی اختیار رہی دور پہونچ سو قدم پر پہونچ رہی آہ دل میں آرزوی زخم کاری رہی اب فقط تر ایک غم کی غمگساری رہی
--	---

شکوہ عیاری کا یاروں بجا ہوا غمخوار  
اس زمانے میں میری رسم یاری رہی

شاخ فرغان میری کب شکر پانی میں جوش گریز مرے کھینچا میان منہ جوش بحر و برضالی سین گردش زدوں دیکھ لو آتش دل سے دور میرے سمندر استدر دیکھ کر تیری لب دندان کو مار تو شرم میری آہ و اشک کو جرخ زمین کا پتھر عشق میں اس شکل کے استغنیایا ہون	یہ حقیق البحر کا دیکھو شکر پانی میں گنبد نیلی بزم نگ نیلو فر پانی میں ہے جو خشکی میں لگا لگا تو مینو پانی میں چاہتا مانند ماہی اپنا گھر پانی میں سل تھیر میں چھپا جا کر گھر پانی میں وہ اودھر آتش میں پڑا پھر پانی میں کوہ بھی اشکوں میرے یا گھر پانی میں
---	---

Handwritten marginal notes in Urdu script, including the word 'بنیادی' (Foundational) written vertically on the left side.



بہارِ ناز و خند و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار

لڑتی ہو تازہ ختنہ بیا گردشِ فلک	
لاقی ہو ہمہ روز یہ چکرتے نئے	
اک دل ہو ادس کو دیکھے کس کو ادس	
آتے نظر میں سیکھ دوں دلیر نئے	
ہم سب کب خط و خسارہ دلبر کے نیچے ہو	لیے بیٹھے کو طوطی زربال پر زنجیر ہو
نصواری کی مرگان کا مجھ سو ذوق نہیں تھا	بجھا دیا کوئی فشر مری بستر کے نیچے
ملک ہوا اب خضر تیغ قاتل ہو	عرض جو سیر بخت اس گنبد اخضر کے نیچے
بنایا خال عارض کے تلے تلے اوکھ کا حل	ہوا پیدا اک اختر اور اس اختر کے نیچے
ہو سو جیسے شاخ گل ہو دل جس طرح نہیں	لفٹ ساتی کو عرشہ دمدم غم کے نیچے
مری آواز زربام سنتا ہوں پھر وہیں	اتر جاتا ہوں کوٹھڑی سہانہ کر کے نیچے
فاق ہو دمدم گردن سے صید بخت کی	کبھی شمشیر کے ادھر کبھی خبر کے نیچے
خیال بایش بری بری زمیند آڑتی ہو	تری جو آستان کا سنگ سیر کے نیچے
ظف شہرین سلیم دل سے کیا چالاک دستی ہو	
کہ دست کو کہن تو دب گیا پھر کے نیچے	
کے ابرو کی مری تصویر آنکھوں میں ہو	بیل مری کی جگہ شمشیر آنکھوں میں ہو
ادس بری رخسار کی کوئی جوئے نہیں	چشموں کی صورت زنجیر آنکھوں میں ہو
خواب میں دیکھا کیا میں مضر خبت رات ہو	ادس گھر کی جو مری تصویر آنکھوں میں ہو
جیسے آیا وہ سکارا فگن کرنگی مکتورام	پتی آنکھوں کی تری زنجیر آنکھوں میں ہو

بہارِ ناز و خند و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار

بہارِ ناز و خند و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار  
مقامِ اقبال و بزمِ گل و گلزار



















ہم کو کیا کام ہو ہم کو کون شکایت والے  
پھرتے کب عمار فاسے ہن محبت والے  
چھوڑتے دختر زکوہن کوئی متوالے  
اک نگہ پر دل و جان و نون کچھ دیر ہن  
قیمت حبس دل اپنی کون میں کیا سستی  
نہیں آنسو ہو رحمت کے رشتے نارل  
شعور پر وہ اٹھا منھ سے نہ تو نرم دیکھ  
عاشق تو نگو نہیں کچھ کا فروغ نیدار سو کام  
یہ شمشیر ستم رکھ ہی دیا سہرا اپنا  
ہم نے اس بت میں جو دیکھا ہی نہیں سکے  
وسعت ملک سلیمان کو سمجھ کر کیا ہن

کچھ کہیں یا نہ کہیں اپنی صحبت والے  
سر پہر یا کرین بکباک کے نصیحت والے  
خدرائش فاشہ سو کر گز ہن درستی والے  
تیرے عاشق ہن دل کے محبت والے  
پوچھو کیا دیر ہن بازار محبت والے  
پاک بالکل ہن گناہوں کے ندامت والے  
مثل پروانہ چلے جاؤ ہن غیرت والے  
اونسو ملتے ہن جو ہن عشق کے ملت والے  
ہم بھی ہن عاشق نہیں کیا تیرے جرات والے  
کہ مبادا کہیں سن بائیں شہرعت والے  
ماننے کنج قناعت کو قناعت والے

اس ستم پر تو فطرت دیتے ہو تم دم اوپر  
کیا ستم ہو جو وہ ہوں مہر و مروت والے

دیر کیوں کر رہے تھو وہ شابی والے  
ہن جو محفل میں تری جا تم گلابی والے  
نہیں معلوم ہو چکا جا ہن کیا کیا کر  
گوزر و سیم کے رنگتے ہن ملحق شمس و قمر

اب ملک ہن اسی محفل میں خرابی والے  
انکو تو منھ نہ لگائیں یہ خرابی والے  
میرے دشمن تجھ اور کے کتابی والے  
برہن دونوں کے صدق کی رانی والے

بہت کچھ کہیں یا نہ کہیں اپنی صحبت والے  
سر پہر یا کرین بکباک کے نصیحت والے  
خدرائش فاشہ سو کر گز ہن درستی والے  
تیرے عاشق ہن دل کے محبت والے  
پوچھو کیا دیر ہن بازار محبت والے  
پاک بالکل ہن گناہوں کے ندامت والے  
مثل پروانہ چلے جاؤ ہن غیرت والے  
اونسو ملتے ہن جو ہن عشق کے ملت والے  
ہم بھی ہن عاشق نہیں کیا تیرے جرات والے  
کہ مبادا کہیں سن بائیں شہرعت والے  
ماننے کنج قناعت کو قناعت والے  
اس ستم پر تو فطرت دیتے ہو تم دم اوپر  
کیا ستم ہو جو وہ ہوں مہر و مروت والے  
دیر کیوں کر رہے تھو وہ شابی والے  
ہن جو محفل میں تری جا تم گلابی والے  
نہیں معلوم ہو چکا جا ہن کیا کیا کر  
گوزر و سیم کے رنگتے ہن ملحق شمس و قمر  
اب ملک ہن اسی محفل میں خرابی والے  
انکو تو منھ نہ لگائیں یہ خرابی والے  
میرے دشمن تجھ اور کے کتابی والے  
برہن دونوں کے صدق کی رانی والے



اڑادے خاک عاشق کی جہدم لکھے تھے وہ جو خط غیر مذکو تو نے عجب کیا بکراشت میں مرانام تھمر نے دے ہی تو کسکو جو کوئی ترے دردمندان کی سی بھری ہی	غمان تو سن چالاک پکڑے گئے آج اعریت بیباک پکڑے جوسنکرکان ہر پیراک پکڑے زمین کے گزشت افلاک پکڑے تلیجا عاشق غمناک پکڑے
--	---

طف کے سر سے کب نکلے ہے وہ شا  
کہ حبیب صاحب ادراک پکڑے

لرکین کا وہ تیرے سن یاد ہو نین بھولتا کوئی مہبود کو جو ٹھہرا ہر روز اد کے آنیکا یان نین بھولتا دلے عاشق ترا نہ کراستحان ہمنے یہ کھدیا گئے بھول سب عیش دنیا کر ہم	ترے روتے جانے کا دن یاد ہے اد سے کرتا ہر انس جن یاد ہے دلاروزگن یا نہ گن یاد ہے تری ایک پل ایک چن یاد ہے ہمین تو وہ اسے ممتحن یاد ہے نین کوئی بھی یار بن یاد ہے
---	--

طف کو ترے زلف و رخ کے سوا  
نین اور کچھ رات دن یاد ہے

مسلمان چاہن گرساری کہ چھوڑے ترے صید محبت ہو چکے ہسم	نہ چھوڑوں بت خدا ماری کہ چھوڑے کری تو دیکھ اے پیاری کہ چھوڑے
--	---

یہاں پر کئی کئی نسخے لکھے ہیں جن میں سے کچھ نسخے اس کتاب میں شامل ہیں۔ یہ نسخے مختلف ہندو اور مسلمان شاعروں کے ہیں۔ ان میں سے کچھ نسخے اس کتاب میں شامل ہیں۔ یہ نسخے مختلف ہندو اور مسلمان شاعروں کے ہیں۔



چاہیے پر چہرہ تیر کا دل کی کیا اونکری لیے	پارہ دل قاعدہ شک ران لہجائے
جیکر چمکنے کے تو خورشید درخشان بھی نور	اگر فلک شمع آہ و فغان لہجائے
کرتے ہیں فکر غمات میں بسر جوانی عمر	کیا اوٹھا کر اپنے سر پر دہان لہجائے

اے طغی بھر خفا موشی خدا جانے کہ تو	کیا کھینکا اور وہ لہجے کیا لگان لہجائے
------------------------------------	--

اردلیت پار نکھاتی جلد سوم

گینگا سا قیا کیا مجھ پر یوازی کے پیمانے	کہ پی جاؤ گامین سی بین پناز کے پیمانے
تسلی محبت کے ہاتھ ٹوٹیں اسکے ہاتھوں	ہزار دن ہی گھر ٹوٹ آج مینا ز کو پیمانے
یہ سمجھو آبلے انکو کہ ہر تیر جو ادلی	تو میں اندھ بھی پیر دیہل کے کھار کھار پیمانے
جدائی میں تری میں تیر ہر سو ادلی ساقی	شراب خون دل بھر بھری جاؤ پیمانے
اڑاؤ مرغ دل کو اور بر بندوں کے لیے رکھو	سدایانی ڈیسا سد داؤز کے پیمانے
ترمی آنکھوں کے بیاروں شرب کے غوص ظالم	بے زہر لب سو بھر کر دوا جانے کے پیمانے
دل پر آبلہ وہ خوشم انگور ہے میرا	کہ بھرتے آبلے ہیں جبکہ ہر داؤز پیمانے
نہیں آنے کی جب تک آخاک اپنہ ہیکر	کبھی ساقی نہیں منجا رہوئے کے پیمانے

مے عیش و طرب کا ایک قطرہ بھی نہیں ساقی	طقت آسمان میں یونین دکھاؤ کے پیمانے
--	-------------------------------------

آج بوسے پر لڑائی ہوئی ہوئی رہ گئی	سیر اونکریا تھا پانی پھرتے رہ گئی
-----------------------------------	-----------------------------------

Handwritten marginalia in Urdu script, including couplets and commentary, written diagonally across the page.















تردی بیاغم کا حال یہ ہے ناتوانی سے  
اوٹھایا جاتے ہو تم حیا کا آنکھ سے پرہ  
عد و ستھ نہ چڑھ رہا لیکن اکثر بات جاتی  
چھٹا یا سر نہیں ہے جس تیری زیر تیغ اپنا  
نہیں ہے اس چمن میں گر بلند ہی ساتھ سی

نہیں کہ سکتا دست پر کرتے سے اونچی  
جو باندھی ہے جسے کھول کر پڑھو اونچی  
وہ دھڑکی سے اونچی ہے اور دھڑکی سے اونچی  
کب اس کی گردن اچھڑا کر پڑھو اونچی  
کہ ہوتی بڑھ کر کہیں شاخ شجر پڑھو اونچی

ہوا منظور پردہ ہمسر جو دیوار پردہ سے کی  
بنائی اندون اور سو ظفر تھے سے اونچی

بال زلفوں کے جوہ منہ پر کھیرے آئینے  
چھوڑ دیا آئینے نہیں تنہا بھر سایہ کی طرح  
کوئی قاتل کو چاہے ہن پر بجا لائے شکر  
شام بھی ہے کو آئی کیا سبب آتک آؤ  
شہرہ آفاق ہو گئی ایسی بھون ہزار  
لیکے تباہ تو ان دیر و خرد سب لوٹ کر

روز روشن میں بھی گویا منہ اندھیر  
تو جدھر جاؤ گے ہم بھی ساتھ تیرے آئینے  
ہم ستا پھر کے جدہم اڈیر آئینے  
وہ تو ہے کہ گھر تو ہم سویر آئینے  
ذہن میں ہے نہ آئینے نہ میرے آئینے  
کیا خبر تھی کہ وہ ایسے دھیر آئینے

ایک طرف جب آئینے ہم بھر کے کو سے یار سے  
ریخ و نعم چاروں طرف سے ہم گھر آئینے

وہ تو آج قاتل آئینے کہیں آئینے  
کھینچ لے لے جو کہ دنیا کی طمع سے اپنا ہاتھ

گھر میں بیٹھ گھوڑی کاغذ کی نوینین  
پاؤن اپنی ان وہی ام سے کھیلے آئینے

Handwritten marginal notes in Urdu script, including the phrase "وہ طبعاً باقی ہے" (That is naturally left).



[illegible]

خدا جانے ظفر ملک عدم کے رہنما والوں کی  
فرانچی سے گذرتی ہے کہ تنگی سے گذرتی ہے

<p>جہاں گلرخان دیکھو گلستان لہی ہے          کیا شکوہ نہ ہے اوس صنم کی وجہ          ہم اوس سید کے ہیں کہ جو زمانہ میں          دیوان تنگ و سکا ہے وہ گویا جب گوہر          خوشی سے روز و رعدیہ ترانہ جانتا ہے          فقیر گر سنہ کو قرب حق ہے سیر کر دنیا</p>	<p>جدا ہے رنگ ہر گل کا عجب ان لہی ہے          کما الحمد لشکر احسان لہی ہے          بجا لانا ہمیشہ دل سے احسان لہی ہے          کہ نہان چہین در راز نہان لہی ہے          محبت میں جو کرتا جان ترانہ لہی ہے          کہ جس شب ناقدی اوس وہاں لہی ہے</p>
--	--

کمان الیسا ہمارا منہ کہ ہو جا ادا ہے  
نطفہ حمد الہی وہ چو شایان الہی ہے

نہ پوچھو کیا تہاں دنیا کا کارخانہ ہے  
 جہاں ہوتی ہے خاکستر سیاں آئینہ بودی  
 فریبوں میں کمین دنیا کو تو اچان آتا  
 سنیں اتنی ہمیشہ ایک سی لگتے ہانکی  
 امید لگتے کیا کہتا ہے دوسرے دن  
 بجا در غم فاقہ کوئی کیوں جا رہی  
 صفائی دیکھو چہ آئینہ بدویرت پیر

نہ بہت ہے اور وہ تہاں خدا کا کارخانہ  
 تہاں شاہی کدورت میں صفا کا کارخانہ ہے  
 ذرا ہشیار بنایں خدا کا کارخانہ ہے  
 کچھ اسکے رنگ میں رنگ صفا کا کارخانہ ہے  
 ستم کا کارخانہ ہے صفا کا کارخانہ ہے  
 سنیں رکنا کسی سے صفا کا کارخانہ ہے  
 جہاں اٹھ گیا بالکل حیا کا کارخانہ ہے

[illegible]



شہزادوں کے سامنے اتفاق کے تو  
 کوئی بھی سہم اپنا بجز نالہ و تہان  
 کہیں یا ہر محکوشہر سے آخر کو سہوشت  
 ہو چرائع جام چشم غزال کے  
 آیا نہ کام وقت پر رنج و کمال کے  
 جوشِ جنوں ہاتھ گریبان میں لکے  
 کیا بولتا دیول ذرا نہ سنبھال کے

جو دل کو وہ سچ ہے سوا اسکے اسے ظفر  
قائل نہ استخارہ کے ہم ہن نہ قال کے

خوش آتی کب بہن یونکی باغ میں ہو  
 بیاڑ چشم مجھ سے آشک خون شاہ  
 اثر ہو گردل روشن میں صحبت بد کا  
 ٹپک پڑا گل رخسار سے عرق کے  
 ہوا سینہ ہر جو کم رنگ گل گلستان سے  
 بیاہو دلیں سر کوئی شوق گل رخسار

سمانی اور ہی اپنے دماغ میں ہو  
 صبا لہو کی جو دامن راع میں ہو  
 نو کر دی قیل کی جانو چراغ میں ہو  
 کلا بکی سی جو ساقی باغ میں ہو  
 تو بھرتی کے صبا یہ سراغ میں ہو  
 بزم گل جو ہر دگر داغ میں ہو

وہ خاکسار ہون میں بھی کہ عطر گل کی طرح

ملک رسی مری کنج فرائع میں ہو ہے

صحبتِ منافقانہ ہو ہر جا اتفاق ہو  
دیکھنا نہ چکرو ہم یونینِ محروم ہی چلو  
بچا ہر کبٹ سا ہوا اوس مار زلفِ ناز

کچھ اتفاق ہو تو کین اتفاق  
اُس تھے تیری دیکر اشتیاق سے  
تریق بھی اگر کوئی لائے عراق سے

بھان سار دی چینوں کی راہ پر آج کی بات کہ ہوتی  
 خیال آتے تو یہ عقلیات کہ ہوتی  
 رویت یابی بلکہ ہمارے  
 بچہ نہ بڑھتا اور  
 بھان سار دی چینوں کی راہ پر آج کی بات کہ ہوتی  
 خیال آتے تو یہ عقلیات کہ ہوتی  
 رویت یابی بلکہ ہمارے  
 بچہ نہ بڑھتا اور











آبرو کے بغیر و شمشیر سب جاتی رہی	اگر شکر و بر و تیری نگاہ تیرے کے
ہاتھ سے بھی طاقت تیرے سب جاتی رہی	کیا شکایت میں کاوت کی قلم ہی رک گیا
بلکہ تاب ماہ پر تو سب جاتی رہی	اوس رخ روشن اگر آگیا کیا نور شمع
وہ نصیحت اور وہ تقریر سب جاتی رہی	وہ تیری ادسکی صورت اور ذکر ناصح و کریم

خاکساری و طغیاء دل کر دیا ایسا غنی  
دل سے اپنے خواہش اکیر سب جاتی رہی

یہ نمکدہ بہ عیش و نہ عشرت کی جا رہی	بنیا ہزار رنج و مصیبت کی جا رہی
ہر دم زبان پر شکر و شکایت کی جا رہی	شما کی تیری جفا و کتم سے نہیں میں ہم
سے سیرت نام کو شربت کی جا رہی	تیرے تصور لب شیرین میں خون دل
بہ خانہ خدا پر عبادت کی جا رہی	کرتی ہر چشم مست تیرا دل کو کیوں خواب
کیون کر نہ ہم کہ خوب فراغت کی جا رہی	بھیلا میں پانوں کچھ قناعت نہیں فرما
اور آئینہ ہوسا منے حیرت کی جا رہی	خورشید ماہ تیرے مقابل نہوں سکین

جو خاکسار عشق میں اپنے لیے طغیاء  
خاک اوس گلی کی لہر راحت کی جا رہی

اور بے کوشش خود ہو تقدیر اسکا نام ہے	کام جو کوشش سے ہو ایر اسکا نام ہے
واہ کیا شمشیر ہے شمشیر اسکا نام ہے	بیکھرا برو کو تیری کہتے ہیں شمشیر کو
تو کیون خط میں کیا تیرا اسکا نام ہے	ہم نشین کی نام ہے تیری سیف کا اسکو

خاکسار عشق میں اپنے لیے طغیاء  
خاک اوس گلی کی لہر راحت کی جا رہی  
اور بے کوشش خود ہو تقدیر اسکا نام ہے  
کام جو کوشش سے ہو ایر اسکا نام ہے  
واہ کیا شمشیر ہے شمشیر اسکا نام ہے  
بیکھرا برو کو تیری کہتے ہیں شمشیر کو  
تو کیون خط میں کیا تیرا اسکا نام ہے  
ہم نشین کی نام ہے تیری سیف کا اسکو



ہر روز امتحان آئے کاکس سکیں اور ساقی دل سووا زود ہووے پائندہ یلا کیوں ہزاروں روز آؤ ہین ہزاروں روز جانی غنیمت جان آئیسی تو نرم عشرت	ہمیشہ نرم میں چہچم جام مل کشادہ اوہر زلفین کشادہ ہین اوہر گل کشادہ تا شاہی رہ بحر جان ذیل کشادہ اکوئی دم گردان خندہ قفل کشادہ
--	--

طفر چشم کشادہ کار رکھ مشکا کشا سے تو  
کہ کرتا دم میں وہ مشکل کے عقد گل کشادہ

ما زوا امین کیا بت گمراہ امیک زحسار تیر دونوں ہین تانبہ استغ گندری صاف سینہ نہ آسمان کے پا پروانہ چلکے خاک ہونالان ہو عیب کیونکر کری نہ میری دم مرد ہمدی کہتے ہین راہ دل سی دل درجہ بھی	وہ تو ہر ایک بات میں داندلیک گر آفتاب امیک ہی تو ماہ امیک تیر لہای عشق مری آہ امیک ہے دونوں کی کس طرح سے کمون چاہ امیک تجھ بن رہا می تو ہو خواہ امیک ہے حالت سی امیک کی نہیں آگاہ امیک
--	---

فرہاد و قیس سے تری شاگرد ہین طفر

اور شاد فن عشق میں تو وہاں امیک

نہ کر خیال کہ آئی گشتا بہت سی اتنی خیر پوشا مت دل کی آجاسے کمون میں کیا کہ گزرتی ہو دل چاہتہ	ابھی تو شیشے میں موسا قیامت سی کہ ہر ہم آج وہ زلف و تابت سی یہ داستان عم ای دلربا بہت سی
--	--

Handwritten marginal notes in Urdu script are present on the left and bottom edges of the page. The text is dense and appears to be a commentary or continuation of the main poem.







کی تہ سے تہ پر کھڑا ہوں سے دہل یار کی  
اسے نطفہ سے لے کر رہی اگر یاری کرتی

واہ کیا طرز ستم تھا بے ستم گریادہ  
کیسا تہ تو جو اوس مار سادہ زلف سحر  
جب سستی تھی تھکا سیتہ بیتیاری کی  
مین ہوں ایدون رات ہوا دس ایک دو  
بچھکر سنبھل گئے کھانڈن نہ کیونکر چو تپا  
دج کر نیکام مر ڈھب بھر پیا اوسے

اک جہان پیر ستم کی مرہا فریادہ  
کیا بچھو ایدون کوئی کاڑ کا مٹریادہ  
بات تھکوا ایک بھی کی جہان بھر یادہ  
وہ تھک گیا وہ ساقی نہ ساغریادہ  
مکھو آجاتی تری زلف منہ یادہ  
اوس بت کاڑ کو کیا لکھرا کبر یادہ

اسے نظر پڑھتا خط میرا وہ اوس عنوان  
غیر کو سہرا تا یا مضمون سنکر یادہ

کیا جانے کے پاس وہ گل رانگو گئے  
غیر دن کے دیکھ بیان جو تری گرجو شیان  
جاسوس بیٹھو راہ میں تھر جیگا وہین  
پوچھو نہ حال تھر مر لہو کا صنعت کی  
پیش نظر زرد وہ تصویر سے بیچ تاک  
شاید ساگ اؤ کا کسی سے نیا ہوا  
دیکھو نکل ہی جائیگے یہ تھر کی چشم کے

جیکے جو اپنے گھر کی نکل رانگو گئے  
ہم شمع وار زہم میں جل رانگو گئے  
قسمت کی اپنی بانوں میں جل رانگو گئے  
دن کو گری اگر جہ سنبھل رانگو گئے  
کب سامنے کی چشم کے گل رانگو گئے  
وہ عطر جو ہواگ کا گل رانگو گئے  
طفل ہر شک کو کو ہل رات کو گئے

Handwritten marginal notes in Urdu script, including a large section on the left and a section at the bottom right.







<p> یہی ترکی تمام ہوتی ہے  خیر قتل تمام ہوتی ہے  سورہ ایسا پیکر نام ہوتی ہے </p>	<p> یہی کلمہ اس چشم کو بڑترک نکالے  کس دن امین غزہ کی مین شائع  ہتی ہو فداستہ چرن کی مجنون کو </p>
--	--

پانی پانی بیوں کے اور سے شکر  
کیا سے لالہ فہام ہوتی ہو

نہ سمجھو میری ملک نہ لالہ فتان یہ ہے  
 ہزار پہنچے چھائی چھپی اوسکی چاہ  
 ہمارے دل سے کسان جائیگا غم و لہزار  
 لگاؤ ابرو پر خشم کو تو ذرا مائل  
 اتنی بند نہواؤ اسکے تیرکار و زن  
 بکتے ہر بن موسیٰ ہین سیکڑوں شعلے  
 چو پہونچے دود جگر زیر آسمان اپنا  
 کر بن دھابمہ چاہم کرین وفا و فاشی  
 لبند بام محبت کا نزد بان یہ ہے  
 جہان میں سنتے ہیں اپنا جہان یہ ہے  
 کہ اوسکے واسطے رہے ہے کاتر بکاتر  
 ہمارے قتل کو شہر اصفہان یہ ہے  
 اندھیرے کا مرکز دگر تابان یہ ہے  
 جگر میں عشق کی آتشیں جہان یہ ہے  
 تو مشہد سید کو ہو وہ ہے کائنات یہ ہے  
 ہماری اونی محبت کا آفتان یہ ہے

عجب نهين جو کين الامان ملک پر ملک  
غضب تری آه شہر نشان ہے

گرم لکھن حال دل میں ہا اپنا تمام  
اوشتر ادھستے کر پتر اتر لیں نا کوں

کتابخانه عمومی  
مکتبہ اسلامیہ  
لاہور



کونکے کوئی دنیا میں رہو گیایان کی  
وہ جو بیکران دریا الفت پر نظر حکما  
کہ زبان قضا بے قید خاص عام آتا  
نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام آتا  
ہمارا طائر دل زلف کے پھیرے میں گیا اور  
قلم پر یہ مرنے زبر ک کب زبرد ام آتا ہے  
یار باچھوٹی قفس سے بار بار پکڑی گئی  
کچھ مری یار دکن کے دل سے پکڑی گئی  
پھر نہ ہم سودا سے زلف دوتا پکڑی گئی  
ہم گرفتار باہن سے خطا پکڑی گئے  
یہ بادی چور کا باد صیا پکڑی گئے  
ایسی ساخت ہے تمھاری متبلا پکڑی گئی  
کان گلشن میں گلشن کے جوہر پکڑی گئی  
ہم کو کراہتے ہیں اے بیوفا پکڑی گئے

ہم کوئی دنیا میں رہو گیایان کی  
وہ جو بیکران دریا الفت پر نظر حکما  
کہ زبان قضا بے قید خاص عام آتا  
نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام آتا

ہمارا طائر دل زلف کے پھیرے میں گیا اور  
قلم پر یہ مرنے زبر ک کب زبرد ام آتا ہے

ہم نے ہیں آج اے صیا د کیا پکڑی گئی  
تیرے کو چے میں گئی خطا پکڑی گئی  
نکاح شل نالہ زنجیر جب زنجیر سے  
زلف کو چھڑا صبا کی ہاری کیا خطا  
تیرے بھوکے لیکے آنرز گیسٹ  
جیتے جی چھوڑ نہ زندان محبت کے کبھی  
کیا ہے ہاں ہی اے صیا شکر فغان چنڈی  
کیون دنیا کی تھی جو ایسی باؤ میں چھینے

ہمیں چوری کوئی زلف یار میں جاتے تھے یہ  
حضرت دل سے ظفر اٹھا ہوا پکڑی گئے

ہم جہین یاد تیرا باہر قیامت کرتی  
جوہرین ہمیں اونس میں محبت کرتی  
خاک میں از گھر لانا تھا ہمارا منلو  
دور کہ طبع سے وہ دل کی کدورت کرتے

کونکے کوئی دنیا میں رہو گیایان کی  
وہ جو بیکران دریا الفت پر نظر حکما  
کہ زبان قضا بے قید خاص عام آتا  
نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام آتا  
ہمارا طائر دل زلف کے پھیرے میں گیا اور  
قلم پر یہ مرنے زبر ک کب زبرد ام آتا ہے  
یار باچھوٹی قفس سے بار بار پکڑی گئی  
کچھ مری یار دکن کے دل سے پکڑی گئی  
پھر نہ ہم سودا سے زلف دوتا پکڑی گئی  
ہم گرفتار باہن سے خطا پکڑی گئے  
یہ بادی چور کا باد صیا پکڑی گئے  
ایسی ساخت ہے تمھاری متبلا پکڑی گئی  
کان گلشن میں گلشن کے جوہر پکڑی گئی  
ہم کو کراہتے ہیں اے بیوفا پکڑی گئے  
ہمیں چوری کوئی زلف یار میں جاتے تھے یہ  
حضرت دل سے ظفر اٹھا ہوا پکڑی گئے  
ہم جہین یاد تیرا باہر قیامت کرتی  
جوہرین ہمیں اونس میں محبت کرتی  
خاک میں از گھر لانا تھا ہمارا منلو  
دور کہ طبع سے وہ دل کی کدورت کرتے



وہ رشک گل چمن میں اگر ایسا ہوا  
کرتا چارہ مجھ سے مریض فراق کیا  
خندان ہو یوں خراش جگر و خروش دل  
بارش کے وقت چمکی بجلی بھی بیشہ  
ہو جائیں کہوں نہ انجم شب تابے بزور  
نے گل کو چنان شب نہ شبنم کو در قرار

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھلا  
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری  
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت  
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت  
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت  
کیا رکواس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت

پر داکو سے عشق میں چلنے سے لپکا کام  
پر داکو سے عشق میں چلنے سے لپکا کام

دشت الفت میں گر خار و خار کو تیرے  
اپنے تار جیب داس سے فقط توڑی سنیں  
گرا سیر دن کو یوہین بنیاد تو پھر کجا ہو  
وصل کی شب سخت ہو دل پر مہربان  
دیکھ خال رو ساقی نہ تو زین آہیں میں  
تو ذرا منہم اگر تعمیر اچھی کی تو کیا  
تیرا مال کیا عجیب گر گنبد افلاک سے  
اشک دل در شیشہ و جام ستو تو رہیں  
بات ایسی بزرگان کیا کہ سے کوئی ظفر

آسمان بھلا لے پاؤں باہوں توڑ کے  
توڑ میگا اور خون تار نفس کو توڑ کے  
توڑ کل بھاگینگے وہ اکرن نفس کو توڑ کے  
توڑے تو ہینکد دن ہم چمن کو توڑ کے  
کیون جلیا ہو نہیں رہیں توڑ کے  
دبک سب بھینگے اک دو برکت توڑ کے  
پھینکدے خوشید کے زرین کلں توڑ کے  
زیر بھی چھوڑے ہی ہن دست غم کو توڑ کے  
دی جو کر اس جواں گ باروں کو توڑ کے

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھلا  
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری  
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت  
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت  
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت  
کیا رکواس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھلا  
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری  
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت  
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت  
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت  
کیا رکواس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھلا  
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری  
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت  
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت  
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت  
کیا رکواس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھلا  
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری  
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت  
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت  
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت  
کیا رکواس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت



نه هرگز بخت روز کو نیزم. این نه یکی جایگاه  
 هبوطی به نام دان چاکر به فرار از پناه کوهستان

طشترادس نوک ترگان کاتسو اب کین چھوڑو  
چھوڑے اپنی آنکھوں میں ہو کون خا رانیے ہاتھوں

رکھ کے تم زلف میں شانہ جو ہو پیا پیر  
 مہر دشت عشق میں تو رہیں سرگردان  
 بھرتے ہیں غیر کی گردن میں جو ڈال کی  
 ای تم گارا اگر ہے نہ تو پھر جاتا  
 بحر خوبی جو کیا تو نے کنار اہم سے  
 مے از جان جان اک شتر ادل تیرا

دل صدا کا پہ پہن رشک سو آری پھرتے  
 دن ہیں کب دیکھو گردش ہمارے پھرتے  
 تو گلے پر مرخچر ہیں نہرا و دن پھرتے  
 بسطح کا ہیکو ہم رنج کے ماری پھرتے  
 غم میں رہو ہو دریا کو کنارے پھرتے  
 ہم نہ تھا اہل جہان <sup>حلتے</sup> ہیں سارے پھرتے

پاس کب کرتے کسی کاہن طفق و ہمایاک

میری خواہش یہی اپنے ہون اور ماری پھرتے

نظر بھر آج شکل نامہ برد و دین کے آئی  
ترے ہاتھوں سے آفت ایک نئی آئی  
کئی تھی عشق میں جو بات ہو تجھ سے  
زہر قسمت کہ میں دوش جاؤں رو بہ  
ہیبت بکل تھا میں دوش تجھ میں تو آیا  
جو دوش آئی تھی بلال دل محبت میں

[illegible]



بہار اوس صنم کا عشق میں شریابی ہو  
میں نے اپنے دل سے تیری یادیں نکال دیں  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں  
میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں  
میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی

میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں  
میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں  
میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں

میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں  
میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں  
میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں

میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں  
میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں  
میں نے تجھے دیکھا تو میری دنیا بھر گئی  
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں

شراب ناب سے گوا آگے اونکی سیرج رہتی ہے	مگر یہ ہماری چشم پر آشوب ہے
ہمارا اوس صنم کا عشق میں شریابی ہے	اگر آگاہ کوئی طالب مطلوب ہے
زمین مغلوب ہے اور آسمان ہے گو طفر غالب	
نکلتا کام ہر اوس غالب مغلوب ہے کم ہی	
خواب تھا جو زندگی جاہ و شہم میں گئی	ورنہ ساری عمر اپنی درد و غم میں گئی
حاصل عمر ابدا خضر ہم سمجھ اوسے	جو گھڑی آرام سے نرم صنم میں گئی
وصل پر تلین بجا دین خاک اور ہمد بھلا	روشنی ملتی ہوئی شب و نین ہم میں گئی
تمہی برسوں میں لکھ کر جو کراہی نو خطو	وہ عبارت یکلم مان الیکم میں گئی
نخل الفت سے تہہ ہو گیا نثر حاصل میں	خیر محبت کی تہہ عمر دستم میں گئی
اوسو کل کھا کر تم جو وصل کا وعدہ کیا	
شب طفف کیا ہو امید تم میں گئی	
تدہ ہوتا ہوں پر محض نادانی کا تمنا ہے	خدا کر نام پر مرنا مسلمان کا تمنا ہے
محبت اوس صنم کی مٹا یا مٹا کا تمنا ہے	نہ سمجھو کفر اسکو یہ مسلمان کا تمنا ہے
پریشان ہو سانس کا ہیشہ خاک پر میری	خیال نہ لے جانان کی پریشانی کا تمنا ہے
محبت میں پر فیر لگی منہ سے کچھ نہ کچھ یکتا	مقرر ایک یہ بھی عقل دیوانی کا تمنا ہے
بتاؤ میں سے خوشید تابان اوج گرد و خاک	وہ آچا متلین کی شہلا افشانی کا تمنا ہے
سری ابرو پہ دیکھا جس خطہ چین ابرو کو	آسا اوسو یہ اوس تنخ صفایانی کا تمنا ہے



بل بے پیش عشق کہ اک اگ شب رو  
جبک در صفائے کچھ کھلتی برائی

سب کے میر مسامات بدن میں نکلتی  
دربات بڑی ریخ و محن میں نکلتی

بوسہ وہ کر دیوین طغندر لیلو ہے بہتر  
ہے بوی ہی سیلے قزاقین کے نکلتی

کردن کیا یاد زلفت دلربا جانی نہیں  
 بس بصر ابرو پر خم کو چھین یہ کسی سے بھی  
 حقیقت کو سہا عشق کی نچھنگا نا صبر  
 بھلا کر تو بھلا ہو گا صد افسوس منیاؤں کی  
 ہوئی برباد اپنی خاک میدان محبت میں  
 گزر جائے کیونکر جان قاصدِ ناز کی  
 نقشہ ہو گیا ہر میرا سودا محبت میں  
 نہیں ہوئی آخر ہم ناگوش ناز کو خوش دامن ہو

نہیں جاتی ہر دل کی پریشانی نہیں  
 تبتائی تیری شمشیر صفا ہانی نہیں جاتی  
 گردان او کی ہرگز عقل دیوانی نہیں جاتی  
 نہیں کچھ بات ایسی کہ جوانی نہیں جاتی  
 سمندر ناز کی پروں کے جولاں نہیں جاتی  
 خبر جاتی ہر مشکل سے باسانی نہیں جاتی  
 مری صورت مری بارون سے پہچانی نہیں جاتی  
 کہ جب تک بات کوئی خوب سی نہ جانی نہیں

طبیعت هر جوان پیری مینماید و هر پیری  
سختن فنی سختن سنی سختنانی منین جاتی

نه تو ز دوستی غیار دایم زین پر  
یافتی اشک تیر و مرد و من بی کد و سخا  
بزرگ نقش پا آخروین هم مرز لیکن  
مگر تنه تو اسپر بھی تری لغت نهین  
اگر اید میره ترا و سوزی سیری آشین تھوری  
نه کوچکی تری هرگز صنم من زمین جھوری

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱











[illegible]

ہو گئی ان سے جو چہرہ دو بل پر تھے  
یوں تو پرسوں ہی سڑیکل میں ہم آئے  
کچ ادائی کی نہ تھی بات کوئی پرین  
دیکھا پرسوں کے نہیں تج کو جو آماہ تھا  
تھی نہ پرسوں ملک اسیر سنبھلنے کی  
پاس پرسوں نہیں آجودہ عیسیٰ م

کسی صورت نہیں رہتی مجھ کو کل مرہون  
 ایک کچھ اپنا عجب حال تو کل مرہون  
 کیا سب رکتی ہر دم ہر دم مرہون  
 آیا اگر یہ سوا عبارت میں خلل مرہون  
 گئے آئنی خبر سن سنبھل مرہون  
 کیا میری جان کو در نہ ہو اجل مرہون

نکسین توئے تو طفر سیکڑون اور یارون  
نہ ہونی آج ملک ایک غزل پر سون

دکھاتی ہر جو ہمیشہ قضا اپنی زبردستی  
اگرچہ کیا ہی پہلوان ہر زیر ہو جانا  
کوفہ مارسیہ لپٹا ہوا ہر شاخ صنوبرین  
جو اوس رو و عرق آلودہ کا تو کھنڈر نکشتہ  
یہی جی چاہتا ہر ہاتھ پہ ہر زگل کھنڈا  
تہا ضایہ جو یہ مجھ سے کہ لا مانگہ دل آدہ

نین دست دعا کی کام کچھ تہی سپرد  
 نین پیش اصل علی کی زبردستی  
 گمان در یہ سید چوڑی تہی اور سپرد  
 تو جو معلوم از مانی ہین بھی تہی  
 غنایت کچھ چھلا ہین انبا اگر دوستی  
 کوئی تو رقعہ بھی لایا در ادسکا تا سپردستی

غلط کہتے ہیں جو کہتے ہیں خط کشان او سکو  
کہ خرچ پر کی ہے چوب یہ تو امر ظفر دستی

ہو گیا زلف سیم کا کسی یہ سودا تجھ

اگر نظر آتا ہے بر حیا و ان سلیکے کا سامنے

ماری سے قطعہ  
عذاب میں کر ہوا وہ ماہ شب کو ہیکلام  
میں بیجانا اور اور اسے بیجانا ہے  
یکساں ہے غیب کی جودہ اظہر  
یہ بھی ہو میرا خیال اس شکل و کلاما ہے  
و دیگر  
کہ کیا ہے یوں کی حکم و ہر جیاد اے  
الفرق کو ہر بھی

کجایم که در این دانه افروخته چادر  
 بوی ادویه تر عاشق منظر چادر  
 اگر بزم این بینش چون من آید  
 که چون بیات من ده یون چادر  
 تو که از دست طفلان من چادر  
 من که می تو چون تو چادر  
 که می تو چادر چادر  
 که می تو چادر چادر

دفعه اولی ساریه ای که در این شهر است  
دفعه دوم ساریه ای که در این شهر است  
دفعه سوم ساریه ای که در این شهر است  
دفعه چهارم ساریه ای که در این شهر است  
دفعه پنجم ساریه ای که در این شهر است  
دفعه ششم ساریه ای که در این شهر است  
دفعه هفتم ساریه ای که در این شهر است  
دفعه هشتم ساریه ای که در این شهر است  
دفعه نهم ساریه ای که در این شهر است  
دفعه دهم ساریه ای که در این شهر است







کلمے سر ہو تمہارے ہمیشہ نور | کلمے سر ہو دو دلی سیاحتی تمہارے

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمے کو تم صدقت اسلام جان لو | کلمے کو اپنے دین کی مصداق جان لو

کلمے کو تم خدا کا اک انعام جان لو | کلمے کو دل کی راحت آرام جان لو

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ایمان کو تمہارے ہو کلمہ سے تقویت | کلمے سے ہو قوی تمہیں یہ نصرت

کلمے سر ہو دلوں کا حسن عاقبت | کلمے سر آفر دل کی نظر زیارت

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ہو دو جہان میں کلمے کی دوسری غنی | ہو جان کو نہ کلمہ کی کلفت جان کنی

ہو دو انہیری گور میں کلمہ سر روشنی | ہے صاف کلمہ اک اثر پاک دانی

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ تمہارے واسطے ہے دافع بلا | کلمہ تمہارے حق میں سر ہر دو کی دوا

کلمے کو مشکلات میں سمجھو گرہ کشا | کلمہ کرے ہر آئینہ کی طرح دل صفا

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمے کا ذکر جا پیے ہر شام و ہر صبح | جب تک سر زبان رہے کلمہ زبان پر

کلمہ یہ آبِ حیات باری سر ای ظہر | دھوتا ہے کلمہ دل کی کوہِ سر پہر

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

پنج

مختصر کلیاتِ حفظ



# حاشیہ الطبع

الحمد لله والمنة که ان ایام فرخند و فرجامین انتخاب لاجواب کلیات غزلیات شاهنشاه و زمرن خسرو  
 اقلیم دانش و سخن حضرت علیہ المنفقه و الرحمة ابو ظفر محمد سراج الدین بادشاه دہلی نارا  
 بر بانیہ القوی جو ایک بادشاہ ذی عظمت جبروت اور فقیر دوست بلکہ خود درویش مشرب  
 اور تارک دنیا تھے اور جنکا کلام پراثر سر و لغز نرا و تمام کثاف عالم میں مشہور ہوا اہل اللہ کو و  
 صوفیوں کو حال آتا ہی حضرت آخر بادشاہان دہلی کے ہوئے انکی تخت نشینی کی تاریخ  
 (ہجری ۱۲۵۳) اور وفات کی (ہجری ۱۲۵۹) ہجری مختصر یہ انتخاب مطبع نشی نو لکھنؤ  
 صاحب کانپور میں بسر پرستی معالی القاب عالیجناب ادرہ بادشہی پراک نرین صاحب  
 بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کامل نشی بھگوان دیال صاحب عارف و محبت بباہ  
 مسی ۱۲۵۹ ع آٹھویں مرتبہ طبع ہوا

آیہ نخ طبع از سخنور عظیم المسال مورخ کامل نشی بھگوان دیال صاحب عارف و محبت

ظفر کہ بود شہنشاہ ملک عشر سخن	کہ این ز نطنہم فصیح خوش انتخابی ہست
بر احوال سیمی بذوق ل عارف	گو کہ زیبا ہست و لکشی انتخابی ہست
از سخنور چاد و بیان مولانا محمد حامد علیا صاحب الفہر علیہ تصحیح	

این دیوان قصائد آگین	شائع گشت نہایت بہتر	تحریر میرزا علی	ادب میں دیوان ط
----------------------	---------------------	-----------------	-----------------